عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۲ | ۲۹ ربیع الاول تا ۶ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۳۹

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ

دسواں سالانہ

کل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ

اتحاد و اتفاق

ضرورت و اہمیت

قادیانی کیوں کافر ہیں؟

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

قادیانی کیوں کافر ہیں؟

س:......قادیانی کافر کیوں ہیں، جبکہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز، روزہ سب چیزیں مسلمانوں کی طرح ادا کرتے ہیں، کیا صرف مرزا قادیانی کو ماننے کی وجہ سے کافر ہوگئے؟

ج:......جی ہاں! مرزا قادیانی کو نبی و مسیح موعود ماننے اور اس پر ایمان لانے کی وجہ سے تمام قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہوگئے ہیں۔ اب اسلام اور اہلِ اسلام سے ان کا کوئی واسطہ نہیں رہا، مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت کے ساتھ ساتھ خلاف اسلام مذاہب اور باتوں سے بیزار ہونا بھی شرط ہے۔ خود قادیانی حضرات کے نزدیک بھی کلمہ شہادت پڑھنے سے کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوتا، بلکہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے اور ان کی بیعت کرنے میں شامل ہونے سے مسلمان ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قادیانی دنیا بھر کے ان تمام مسلمانوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہوں، آپ کو خاتم النبیین اور آخری نبی مانتے ہوں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ مانتے ہوں، کافر سمجھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ خدا نے اسے یہ الہام کیا ہے کہ: ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (تذکرہ، طبع جدید، ص:۳۳۶)

نیز مرزا قادیانی اپنا یہ الہام بھی سناتا ہے کہ: ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (مرزا کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادے مرزا محمود احمد صاحب لکھتے ہیں: ”کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت، ص:۳۵)

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں: ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے، مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

جب دنیا کے سارے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے باوجود قادیانیوں کے نزدیک مسلمان نہیں تو ایک جھوٹے نبوت کے دعوے دار، دورِ حاضر کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر و مرتد کہنا کیوں صحیح نہیں ہوگا؟ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور انہیں الفاظ میں کہ جن الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ مثلاً: ”قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔“ (الاعراف:۸۵)، ”قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی“ (الکہف:۱۱۰) اگر ان الفاظ سے بھی دعویٰ نبوت ثابت نہیں ہوتا تو پھر بتایا جائے کہ کسی مدعی نبوت کو دعویٰ کرنے کے لئے کون سے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں! واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ ۲۹ ربیع الاول تا ۶ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۲۳ء شمارہ:۳۹

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

وطن عزیز میں ختم نبوت کانفرنسوں کا موسم.....	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ	۱۰	کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان
حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ	۱۶	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
اتحاد واتفاق کی اہمیت وضرورت	۱۹	مولانا سیف الرحمٰن بن عبداللہ
قادیانی کیوں کافر ہیں؟	۲۲	پروفیسر محمد محمود علی عباسی
فتنۂ قادیانیت.... عقائد ونظریات (۲)	۲۶	انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری **مطبع:** القادر پرنٹنگ پریس **طابع:** سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۵۳ فصل:.... ۵ ہجری کے سرایا

پہلے گزر چکا ہے کہ اس سال غزوۂ دومۃ الجندل، غزوۂ بنی المصطلق، غزوۂ خندق اور غزوۂ بنی قریظہ ہوئے، مگر اس سال کوئی سریہ نہیں بھیجا گیا، اکثر کتبِ سیر ومغازی سے یہی مستفاد ہوتا ہے، لیکن زرقانیؒ ''شرح مواہب'' میں حافظ ابنِ حجرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ: ''اس سال جمادی الاخریٰ میں حضرت زید بن حارثہؓ کا سریہ جو ایک سو سواروں پر مشتمل تھا، نجد کی طرف بھیجا گیا۔''

میں کہتا ہوں کہ حضرت زید بن حارثہؓ کے باقی سرایا کا ذکر اس رسالے میں اپنی اپنی جگہ آئے گا، ان میں سے آخری سریہ موتہ تھا، جس میں انہوں نے جامِ شہادت نوش کیا، اس کا بیان اِن شاء اللہ! آگے آتا ہے۔

اور علامہ ابنِ اثیرؒ نے ''اُسد الغابہ'' میں ذکر کیا ہے کہ: ''اس سال بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کا سریہ بھیجا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک جماعت کے ہمراہ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا، وہ لوگ ان کی آمد کی اِطلاع پاکر بھاگ گئے، اور اپنی جگہ خالی کردی، اس لئے صرف ایک گھوڑا مالِ غنیمت میں ہاتھ آیا۔''

فصل:.... ۶ ہجری کے سرایا

۱:.... سریہ محمد بن مسلمہؓ نمبرا:.... اس سال محرّم میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو تیس سواروں کی معیت میں قرطا کی جانب روانہ کیا گیا، انہیں ایک سو پچاس اُونٹ اور تین ہزار بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس نکال کر باقی ماندہ مالِ غنیمت ان مجاہدین میں تقسیم فرمایا، اور دس بکریوں کے برابر ایک اُونٹ تجویز فرمایا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اس سریہ کے لئے ۱۰ محرّم کو چلا، اُنیس دن سفر میں رہا، اور محرّم کی ایک رات باقی تھی کہ مدینہ واپس آیا۔'' اسی سریہ میں حضراتِ صحابہؓ ثمامہ بن اثال حنفی رئیس اہلِ یمامہ کو قید کرکے لائے تھے، بالآخر یہ اسلام لائے، جیسا کہ اِن شاء اللہ! تیسرے باب میں ۶ھ کے حوادث میں آئے گا۔

القرطا:.... (بضم قاف، وسکونِ رامہملہ، وطامہملہ، والف مقصورہ، اور زرقانیؒ نے الف ممدودہ ذکر کیا ہے) ایک قبیلہ ہے، جو قیس عیلان کی ایک شاخ بنوعبد بن بکر کہلاتے ہیں، یہ لوگ ''ضریہ'' کی جانب ''بکرات'' کے قریب فروکش تھے۔

بکرات:.... اُونچے اُونچے پہاڑوں کا نام ہے جہاں یہ رہتے تھے۔

ضریہ:.... بفتح ضادمعجمہ، وکسر رامہملہ، وتشدید یاءِ تحتیہ، اس کے بعد تائے تانیث۔ یہ بنوکلاب کی بستی کا نام ہے، جو بصرہ سے مکہ جانے والے راستے میں واقع تھی اور ضریہ اور مدینہ کے درمیان ایک ہفتے کی منزل تھی۔ (جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

وطنِ عزیز میں ختم نبوت کانفرنسوں کا موسم بہار

امسال ستمبر ۲۰۲۳ء میں ملک کے چاروں صوبائی دارالحکومت، کوئٹہ، کراچی، لاہور، پشاور میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ ایک ہفتہ میں چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں صوبائی کانفرنسیں پہلی بار ایک ساتھ منعقد کرنے کا ریکارڈ قائم کیا گیا۔

۲۹ر اگست ۲۰۲۳ء کو لاہور انٹرنیشنل علامہ اقبال ایئرپورٹ پر جماعتی رفقاء نے حضرت الامیر مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کو کوئٹہ کے لئے پونے دس بجے کی پرواز سے رخصت کیا۔ فقیر راقم اور جناب محمد جعفر حضرت الامیر مدظلہم کے خادم ہمراہ تھے۔ پونے بارہ بجے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کوئٹہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی مدظلہم اور صوبائی رہنما حضرت مولانا مفتی محمد احمد کی قیادت میں مولانا محمد اویس، جناب حاجی خلیل الرحمٰن، عتیق بھٹی، جناب عبدالاحد، مولانا نعمت اللہ، حاجی عمران سمیت جماعتی رفقاء کے جم غفیر نے حضرت الامیر مدظلہم کا استقبال کیا۔ اس سے ایک روز قبل نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد اسلام آبادکی پرواز سے تشریف لا چکے تھے۔

کانفرنس کی نگرانی وتیاری اور راہنمائی کے لئے مولانا قاضی احسان احمد کراچی سے ایک ہفتہ قبل تشریف لا چکے تھے۔ آپ نے مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ، مولانا عبدالغنی، مولانا عطاء اللہ پر مشتمل چار رکنی وفد ترتیب دیئے، ہر ایک کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ صوبہ بھر کا تبلیغی دورہ کرکے دعوت ناموں کی تقسیم، اشتہارات کی ترتیب، دروس قرآن مجید، اجتماعی انفرادی ملاقاتوں میں کانفرنس کی شرکت کی دعوت کے عمل کو آگے بڑھائیں۔ زیادہ تر کوئٹہ شہر اور قریب کے شہروں میں عوام الناس کو کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار کیا جائے اور خود مولانا قاضی احسان احمد نے بھی دن رات ایک کردیئے تھے۔ حتیٰ کہ کانفرنس سے ایک دن قبل بھی وہ قلات تشریف لے گئے۔ متعدد مدارس، اسکولوں اور کالجوں میں آپ کے بیانات ہوئے۔ یوں ان حضرات نے پورے صوبہ کے ہر اہم شہر کو کانفرنس کا پنڈال بنادیا۔

حضرت الامیر اور نائب امیر مدظلہم کی آمد ہوئی۔ تیاری کا عمل بھی زوروں پر تھا۔ حضرت الامیر مدظلہم کی میزبانی کا شرف حاجی آغا گل محمد نے حاصل کیا۔ ۳۰ر اگست کو تمام مہمانوں کو سید آغا عنایت، آغا حزب اللہ نے ظہرانہ دیا۔ ظہرانہ کے بعد حضرت الامیر مدظلہم کی سربراہی میں تمام مہمان دفتر ختم نبوت تشریف لائے۔ عصر سے قبل تمام مہمانوں نے میزان چوک میں ختم نبوت آگاہی مہم کیمپ میں تشریف لاکر معائنہ کیا اور دعا فرمائی۔ تمام بازاروں میں کانفرنس کے حوالہ سے چہل پہل کا سا منظر تھا۔

سیکڑوں جماعتی رفقاء تمام اراکین وفد کو نعروں کی فلک شگاف صداؤں اور جلوس کی شکل میں جامع مسجد قندھاری لائے۔ پورے سفر میں خوشی کے مارے دوست دوآتشہ ہورہے تھے۔ پورے بازار وجامع مسجد نعروں سے گونج اٹھے۔ نماز سے قبل تعارفی تقریب منعقد ہوئی۔ حضرت الامیر مدظلہم، حضرت نائب امیر، مولانا قاضی احسان احمد نے دوستوں کا کانفرنس میں نظم وضبط کے ساتھ بھرپور تیاری پر شکریہ ادا کیا اور والہانہ شرکت کی اپیل کی۔ مولانا مفتی محمد احمد مدظلہم نے بڑے اہتمام کے ساتھ کئی دن لگاکر اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ پانچ ہزار بار سورۂ یاسین کا ختم کیا گیا۔ ظہر کی نماز کے بعد قندھاری بازار کی جامع مسجد کے نمازیوں سمیت حضرت الامیر مدظلہم نے سورہ یاسین کا ثواب خاتم النبیین محمد عربی ﷺ

کی روح انور کو ایصال کیا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام و اہل بیت اطہار علیہم الرضوان وشہداء اسلام وشہداء ختم نبوت علیہم الرحمۃ کے لئے ایصال ثواب اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کے بعد مولانا مفتی محمد احمد پچاس رضا کاروں کا قافلہ لے کر پنڈال انتظامات کے لئے تشریف لے گئے۔ مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ اور دوسرے تمام راہنماؤں کی زیر نگرانی بدھ کی عصر سے جمعرات کی دوپہر تک اسپیکروں کی تنصیب، اسٹیج کی تیاری، چیکنگ کے انتظامات، کرسیوں کو ترتیب سے لگوانے کا عمل، بجلی و روشنی کا انتظام، پانی پلانے، پنڈال میں نظم کو برقرار رکھنا، مہمانوں کو مخصوص راستہ سے پنڈال میں اسٹیج پر لانا، تمام انتظامات کو مکمل کیا گیا۔

بدھ کو عشائیہ کا اہتمام حضرت حاجی فیاض حسن، صاحبزادہ جناب ارسلان فیاض نے کیا۔ شہر کی اہم سیاسی و مذہبی شخصیات، تجار رہنما، سیاسی قائدین، سرکاری افسران اور ہمسایہ ممالک کا سفارتی عملہ سب شریک عشائیہ ہوئے۔ حضرت الامیر مدظلہم کی دعا سے یہ تقریب پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اگلے دن ۳۱/اگست ۲۰۲۳ء کو عصر کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مغرب کے بعد پورا پنڈال لبالب، کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ مجبوراً اپیل کر کے کرسیوں کے پورے سسٹم کو مزید کلوز کیا گیا اور یوں پنڈال میں مزید حضرات کے لئے پلاٹ پر بیٹھنے کا فرشی انتظام کیا گیا۔ رات گئے تک کانفرنس خیر و خوبی کے ساتھ جاری رہی۔ تمام حاضرین شرکاء و قائدین کا کہنا تھا کہ اس پنڈال پر کوئٹہ کی تاریخ میں آج تک اتنا بڑا اجتماع منعقد نہیں ہوا۔ کوئٹہ میں کانفرنس عموماً مغرب کے لگ بھگ ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ غرض صوبہ کی سطح پر ایک عدیم المثال، عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ تمام شہر میں ٹریفک کا دباؤ تھا، اکثر ائمہ کرام عصر کے بعد اعلان کر کے نمازیوں کے قافلے پیدل لے کر پنڈال میں فوج در فوج شریک ہوئے۔ اسپیکر تنصیب کرنے والے بوڑھے مالک کا قول دوستوں نے سنایا کہ بیس سال سے اپنے والد کے ساتھ اس پنڈال میں جلسوں کے انتظامات میں شریک رہا۔ اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اتنا عظیم و وسیع، طویل دورانیہ کا کامیاب اجتماع پہلی بار دیکھا ہے۔ رات گئے حضرت الامیر مدظلہم کی ایمان پرور دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ یاد رہے کہ حضرت الامیر مدظلہم پورے وفد کے ساتھ اپنی ایئرپورٹ سے آمد کے موقع پر حضرت مولانا قاری انوار الحق حقانی کے قائم کردہ جامعہ میں معائنہ و دعا کے لئے تشریف لائے اور اپنی دعاؤں سے جامعہ کو سرفراز کیا۔

یکم ستمبر کو حضرت الامیر مدظلہم، حضرت نائب امیر، مولانا قاضی احسان احمد، ترجمان جمعیت علماء اسلام شاہین جمعیت مولانا حافظ حمد اللہ سمیت پانچ حضرات پر مشتمل وفد کراچی کے لئے محو پرواز ہوئے۔ کوئٹہ ایئرپورٹ پر جماعتی رفقاء نے الوداع کیا۔ پونے دو گھنٹے کی پرواز کے بعد کراچی قائد اعظم ایئرپورٹ پر حضرت الامیر مدظلہم کے سلسلہ کے حضرات اور جماعتی رفقاء نے مہمانان گرامی کا حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا مفتی خالد محمود کی قیادت میں استقبال کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد:

یکم ستمبر ۲۰۲۳ء بعد از مغرب ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد میانی روڈ پر منعقد ہوئی۔ رات دو بجے تک کانفرنس جاری رہی۔ فقید المثال حد تک انسانوں کے سروں کا سمندر تلاطم خیز تھا۔ صوبہ بھر کی دینی قیادت اسٹیج پر تشریف فرما تھی۔ اندرون سندھ کے مبلغین ختم نبوت مولانا ابرار احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مختار احمد، مولانا محمد حنیف سیال، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد فاروق، مولانا ظفر اللہ سندھی نے اپنے گرامی قدر رفقاء سمیت مثالی دعوت و تبلیغی مہم کے ذریعہ بھرپور طریقہ پر کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

پیر شریف کے سجادہ نشین مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، خانقاہ عالیہ دارالسلام شیخوپورہ کے سجادہ نشین مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں شریف کے حُدی خواں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور مولانا حافظ حمد اللہ کی شرکت نے کانفرنس کو چار چاند لگا دیئے۔ رات پونے دو

بجے کے لگ بھگ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالسلام، جامعہ مفتاح العلوم کے مہتمم واساتذہ کرام، وفاق المدارس کے مولانا سیف الرحمن ارائیں، جمعیت علماء اسلام کی تمام ضلعی وڈویژنل قیادت، شیوخ حدیث، علماء وخطباء کے جم غفیر نے کانفرنس کی کامیابی کو بام عروج پر پہنچا دیا۔ اس کامیاب وعظیم الشان کانفرنس کے تذکرے مدتوں رہیں گے اور تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے لئے سنگ میل کا درجہ اسے حاصل رہے گا۔ اس جگہ مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، سائیں عبدالکریم بیرشریفؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور دیگر اکابرین کے بیانات ہوئے، اسی پنڈال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس سے ان اکابر کی ارواح کو کتنی خوشی ہوئی ہوگی۔ خارجی وملحدین کے گھروں میں کیا ماتم ہوگا۔ قادیانیت کے ہاں کیا قیامت قائم ہوگی۔ وہ منظر کانفرنس کے شرکاء کے لئے باعث دیدنی تھا۔ رات گئے حضرت نائب امیر نے دعا فرمائی۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی خالد محمود کانفرنس کے مہمانان خصوصی تھے۔

ختم نبوت کانفرنسیں کراچی:

۲؍ستمبر بروز ہفتہ: مجاہد گراؤنڈ اورنگی ٹاؤن کراچی، ۳؍ستمبر بروز اتوار: گجر چوک منظور کالونی کراچی، ۴؍ستمبر بروز پیر: ڈرگ روڈ شاہ فیصل کالونی کراچی، ۵؍ستمبر بروز منگل: ینگ شاہین گراؤنڈ مظفر آباد کالونی ملیر کراچی، یہ کانفرنسیں کراچی کے چار مختلف اضلاع میں منعقد ہوئیں۔ حضرت الامیر مدظلہم، فقیر راقم، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا حافظ حمد اللہ کے مرکزی بیانات ہوئے۔ عمائدین شہر، علاقہ کے علماء ومشائخ نے اسٹیج پر تشریف لاکر کانفرنس کی کامیابی کو دوبالا کیا۔ ڈرگ روڈ کی کانفرنس میں مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ تمام کانفرنسیں بھرپور کامیاب ہوئیں۔ حاضری عدیم المثال تھی۔ تمام تر پنڈال ناکافی ثابت ہوئے۔ پنڈال کے باہر خلق خدا نے کھڑے ہوکر کانفرنس کی کارروائی کو دل وجان سے سنا۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور:

۶؍ستمبر کی شام کو عصر کی نماز کے بعد سے کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور کے وسیع وعریض پنڈال میں فقید المثال عدیم النظیر کانفرنس حضرت الامیر مرکزیہ مدظلہم کے زیر صدارت منعقد ہوئی جو رات پونے دو بجے جاکر حضرت الامیر مدظلہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے حضرات نے ہر سال کی طرح امسال بھی بڑی کانفرنس بتاریخ ۶؍ستمبر کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور میں کرنے کا اعلان کیا۔ جس کی تیاری کے سلسلے میں شہر لاہور اور قرب وجوار میں بالخصوص بارڈر کے ملحقہ علاقہ جات میں کئی ایک کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ دروس وخطبات جمعہ میں عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت سمجھانے کے ساتھ اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی درخواست اور وعدے لئے گئے۔ گویا ایک کامیاب دعوتی مہم کا آغاز کیا گیا۔ وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سوشل میڈیا پر بھی کانفرنس کی دعوتی مہم چلائی گئی۔ جس سے لاکھوں لوگوں تک کانفرنس میں شرکت کی دعوت کو پہنچایا گیا۔

۵؍ستمبر کی شام تک پنڈال کی تیاری کا نصف کام ہوچکا تھا۔ ۵ ستمبر کی شام کو جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی راہنما مولانا محمد امجد خان پنڈال میں تشریف لائے، جائزہ لیا۔ اسی طرح جامعہ اشرفیہ کے ناظم مولانا اسعد عبید تشریف لائے۔ شام کو ہی پنڈال سے ویڈیو پیغام کے ذریعے کانفرنس میں شریک ہونے والے حضرات کی آسانی کے لئے روٹ کی آگاہی دی گئی۔ تاکہ لاہور میں منعقدہ کرکٹ میچ کی وجہ سے راستہ کی بندش کی مشکلات سے بچا

جاسکے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی رابطہ کمیٹی کے حضرات رات گئے تک پنڈال میں انتظام وانصرام میں مصروف رہے۔ رات کے پچھلے پہر اسٹیج کی تیاری اور اس کے عقب میں ایک بڑی اسکرین کونصب کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر کے کام کو مکمل کیا گیا۔

۶ر ستمبر کی صبح کو ہی انتظام سنبھالنے کے لئے کارکنان ختم نبوت دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں قافلوں کی شکل میں آنا شروع ہوئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی حضرات حضرت الامیر مدظلہم، فقیر راقم اور مولانا قاضی احسان احمد کوئٹہ وکراچی کے بعد لاہور پہنچے۔ قائد وفاق مولانا قاری محمد حنیف منگل شام کو ہی لاہور پہنچ چکے تھے۔ یوں مہمانان گرامی کے آنے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ نماز عصر کے بعد دفتر مسلم ٹاؤن سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے حکم پر پنڈال حاضر ہوئے۔ پنڈال میں گہما گہمی شروع ہوچکی تھی۔ مانسہرہ ودارالقرآن فیصل آباد کے احباب سیکورٹی کا نظم سنبھال رہے تھے۔ لاہور کے ذمہ داران وعلمائے کرام اسٹیج پر پہنچ چکے تھے اور قافلوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

چند سال قبل بھی اسی گراؤنڈ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ عشاء سے پہلے ہی پنڈال کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ مجبوراً انتظامیہ نے گراؤنڈ کے متصل مین روڈ کو بلاک کر کے کانفرنس کے شرکا کے استعمال کے لئے مہیا کیا تھا۔ اس سال بھی وہی صورت حال دیکھنے کو ملی۔ نماز عصر کے بعد مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ باقاعدہ کانفرنس کا آغاز نماز مغرب کے فوراً بعد ہوا۔ کانفرنس میں مقررین، قراء، نعت خواں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

تلاوت قرآن: قاری حسنین معاویہ، قاری ذکی اللہ کیفی، نعت ونظم: مولانا عمران نقشبندی، مولانا قاسم گجر، مولانا شاہد عمران عارفی، سید سلمان گیلانی، خطاب: مولانا سمیع اللہ مبلغ لاہور، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا عرفان بزیزی سرگودھا، مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ، مولانا عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا سعید وقار لاہور، مولانا حافظ اشرف گجر لاہور، مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور، مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا رضوان عزیز، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا فضل الرحیم اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی، حافظ نعمان مہتمم جامعہ فتحیہ، جناب فیاض بٹ صدر تاجران حفیظ سنٹر لاہور، مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی، فقیر راقم، امیر مرکزیہ مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے آخری خطاب فرمایا۔ رات گئے دعا ہوئی۔

۷ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس پشاور:

سالانہ ختم نبوت کانفرنس خزانہ شوگر ملز گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے فرمائی۔ مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد راشد مدنی، فقیر راقم، مولانا مفتی شہاب الدین کے بیانات ہوئے۔ تا حد نظر انسانوں کا سمندر تھا۔

۸ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ:

سالانہ ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ فقید المثال رہی، مسجد ومدرسہ جم غفیر سے اٹا ہوا تھا۔ اسکرینیں لگا کر مجمع کو کانفرنس کی کارروائی سے محظوظ کیا گیا۔ کانفرنس سے مولانا عابد کمال، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا زکریا، مولانا راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، فقیر راقم اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب کیا۔

۹ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس نظام پور:

نوشہرہ اور کوہاٹ کے درمیان نظام پور میں صبح ۱۰ بجے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مقامی علماء کے علاوہ مولانا عابد کمال، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ بھرپور حاضری تھی، گرمی شدید تھی لیکن نظام پور کے مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت کی خاطر سب کچھ کی پرواکئے بغیر آخر تک بیٹھ کر اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت پیش کیا۔

۹ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ:

کوہاٹ کے کمپنی باغ میں عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ باغ بعد از عصر اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کرنے لگا تھا۔ ابتداء میں مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ بعد از مغرب تلاوت ونعت کے بعد مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عابد کمال، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد اور فقیر راقم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کامیاب وعدیم المثال تھی۔ لاہور وپشاور کی طرح مجمع آخر تک جم کر بیٹھا رہا اور ایمان پرور بیانات سے بہرہ ور ہوتا رہا۔

۱۰ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس تخت نصرتی ضلع کرک:

تخت نصرتی کرک کی تحصیل ہے۔ مولانا عبدالرزاق مجلس تحفظ ختم نبوت کے متحرک وفعال ساتھی ہیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی انہوں نے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا، جوجگہ پنڈال کے لئے متعین کی گئی تھی کانفرنس کی ابتداء میں ہی وہ بھر چکی تھی۔ شدید گرمی کے باوجود لوگ دھوپ میں کھڑے ہوکر کانفرنس کی کارروائی سنتے رہے۔ لوگ جوق درجوق کانفرنس میں آتے رہے اور پنڈال تنگ دامن ہوتا گیا۔ آخر کار کانفرنس کے پنڈال کی حد بندی کو ہٹایا گیا اور لوگ شامیانے کے سائے میں بیٹھ کر محظوظ ہوتے رہے۔ کانفرنس سے مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عابد کمال، مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد راشد مدنی اور فقیر راقم نے بیانات کئے، نماز عصر پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

دسواں سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مسابقہ

کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے دینی مدارس کے طلبہ کو اسلوبِ تقریر اورفنِ خطابت کی تربیت دینے کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لیے گزشتہ دس سالوں سے ''کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ'' کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ ہر سال مدارس کے سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں شہر بھر کے مدارس سے طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مسابقے کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

تقریری مسابقہ میں شریک طلبہ کو ان شرائط سے آگاہی دی جاتی ہے: تقریر کرنے والے خواہش مند طلبہ اپنی تقریر ایک ہفتہ قبل تحریری صورت میں جمع کرائیں گے۔ تقریر کرنے والے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ جس مدرسے میں زیر تعلیم ہے اس ادارے کا اجازت نامہ تحریری صورت میں جمع کرائے گا۔ مسابقے میں شریک ہونے والے ادارے شعبہ کتب سے منسلک ہوں، مرکزی مسابقے تک پہنچنے والا طالب علم آئندہ مسابقوں میں شریک نہیں ہوسکتا، اسے چاہئے کہ اپنے حلقے میں تحفظ ختم نبوت کا کام عملی طور پر شروع کرے۔ مسابقے سے متعلق احتیاطی پہلو کو خوب مدنظر رکھا جاتا ہے۔ منصفین کے فرائض کے لیے انتخاب ایسے حضرات کا کیا جاتا ہے جو فن تقریر سے وابستگی رکھتے ہوں۔ منصفین حضرات کو طلبہ کی جو فہرست فراہم کی جاتی ہے اس میں مدرسے کا نام اور درجہ بھی درج نہیں ہوتا۔ منصفین حضرات کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا خصوصی لحاظ رکھا جاتا ہے کہ منصف اس مدرسے کا مدرس نا ہو جس مدرسے کا طالب علم مسابقے میں شریک ہو رہا ہے۔ اسٹیج سیکریٹری کی فہرست میں بھی طالب علم کے ساتھ مدرسے کا نام درج نہیں ہوتا۔ منصفین کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ تمام احباب اور سامعین کو طالب علم کے مدرسے کا نام تب معلوم ہوتا ہے جب نتیجہ تیار ہوجاتا ہے اور ٹاؤن نگران اسے حتمی بنا کر دستخط کراتا ہے۔

امسال ۲۰۲۳ء میں پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان تھا: ''قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے، کیوں؟'' جن طلبہ کرام نے پہلے مرحلے میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہو گئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا: ''قادیانیت عدلیہ کی نظر میں'' جن طلبہ نے دوسرے مرحلے میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی وہ اس مسابقے کے آخری اور حتمی مسابقے کے لئے منتخب ہوئے۔ تیسرے مرحلے میں تقریر کا عنوان ''فتنہ قادیانیت اور قرآن مجید میں تحریف'' تھا۔ ذیل میں تینوں مرحلوں کی مفصل رپورٹ پیش کی جارہی ہے:

پہلا مرحلہ:

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں کراچی کے تمام ۲۵ ٹاؤنز میں مسابقے ہوئے۔ جن میں ۱۴۰ دینی مدارس کے ۲۳۰ طلبہ نے حصہ لیا، اس کی تفصیل یہ ہے:

مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن صدر ٹاؤن میں مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ، جامعہ سعیدیہ زمزمہ پارک، مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن، جامعہ ارشاد العلوم یوسفیہ کھتری مسجد، جامعہ قرطبہ شریں جناح کالونی، مدرسہ تحفیظ القرآن سنہری مسجد اور دارالعلوم صرافہ بازار کے 11 طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے نائب امام وخطیب حضرت مولانا سید عتیق الحسن الحسینی مدظلہم تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد اور مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سہراب گوٹھ

کے استاذ مولانا محمد کامران کیانی نے انجام دیے۔ دیگر مہمانانِ گرامی میں مولانا محمد پراچہ، مولانا محمد عمر، مولانا محمد وقاص، مولانا حفظ الرحمٰن، مفتی گل نائف، مولانا محمد اطہر، مولانا عبدالقیوم، حافظ محمد نعمان ذکی، حافظ محمد عادل، قاری عبدالوحید لغاری، مدرسہ ہذا کے اساتذہ اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی شامل تھے۔ نقابت کے فرائض استاذِ حدیث جامعہ یوسفیہ بنوریہ، نگران عالمی مجلس صدر ٹاؤن مولانا مسعود احمد لغاری نے ادا کیے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا مفتی محمد فاروق اور ناظم مولانا محمد عمر تھے۔ مسابقے میں جامعہ اسلامیہ کلفٹن سے درجہ ثالثہ کے طالب علم مسعود بہادر بن بہادر شاہ نے پہلی، جامعہ قرطبہ شریں جناح کالونی سے درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد اسامہ بن صاحب زر نے دوسری، جبکہ ارشادالعلوم یوسفیہ کھتری سے درجہ سابعہ کے سعود احمد بن نوراب خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری نے اپنے ساتھیوں اور مدرسہ ہذا کے اساتذہ وطلبہ کے ہمراہ سرانجام دیے۔

جامعہ محمودیہ میراں ناکہ میں لیاری ٹاؤن کے مدارس جامعہ ترتیل القرآن، مدرسہ معاویہ بن ابی سفیان، جامعہ دارالفیوض، جامعہ محمودیہ، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی، اور جامعہ توحیدیہ چاکیواڑہ کے ۱۱ طلبہ نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض جامع مسجد میوہ شاہ لی مارکیٹ کے امام وخطیب، مدرسہ دولت القرآن کے استاذ مولانا روح الامین اور استاذ جامعہ ارشاد العلوم یوسفیہ مولانا محسن طارق نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا نسیم مدرس جامعہ محمودیہ، مولانا نصیر اللہ چغرزئی، مولانا خالد مدرس نورانی مسجد، مولانا نوید، محترم جناب عبدالحفیظ، محترم جناب محمد ناصر، محترم جناب بادام اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شامل تھے۔ نقابت کے فرائض جامعہ نظامیہ توحیدیہ کے استاذ مولانا محمد شہریار اور جامعہ ہذا کے طلبہ نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ ہذا کے مہتمم مولانا محمد نورالحق مدظلہ تھے۔ مسابقے میں جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد یاسین بن محمد بشیر نے پہلی، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ رابعہ کے طالب علم مستفیض الرحمٰن بن جان محمد نے دوسری، جبکہ مدرسہ نظامیہ توحیدیہ سے درجہ خامسہ کے عتیق الرحمٰن بن ولی اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحی مطمئن تھے۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاری ٹاؤن کے نگران مولانا نعیم اللہ نے اپنے رفقا اور مدرسہ ہذا کے اساتذہ کرام کے ہمراہ نبھائے۔

جامعہ عثمانیہ شیر شاہ میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ، مدرسہ مدینۃ العلوم، جامع مسجد مبارک، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ، جامعہ ابو ہریرہ، جامعہ قاسمیہ، مدرسہ اسلامیہ معارف القرآن کے ۱۳ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی امام وخطیب جامع مسجد خالدیہ گلستان کالونی مولانا عبدالماجد حنفی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد ناصر امام وخطیب جامع مسجد ایک مینارہ عزیز آباد، مولانا محمد شیر علی استاذ جامعہ صفہ سعید آباد نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عمر فاروق، مولانا سمیع اللہ، مولانا عبدالحمید کوہستانی، اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شامل تھے۔ نقابت کے فرائض استاذ جامعہ ہذا مولانا محمد ندیم نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ ہذا جمعیت علمائے اسلام ضلع کیماڑی کے امیر قاری محمد عثمان اور استاذ جامعہ ہذا مولانا عظیم اللہ عثمان تھے۔ نتائج کے مطابق جامعہ عثمانیہ شیر شاہ درجہ ثانیہ کے عبداللہ بن محمد ایوب نے پہلی، اور درجہ ثانیہ کے طالب علم اسماعیل بن تاج محمد نے دوسری، جبکہ جامعہ ابو ہریرہ درجہ ثالثہ کے طالب علم شفیق الرحمٰن بن اول خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کیماڑی ٹاؤن کے نگران مولانا حضرت حسین نے اپنے ساتھیوں اور جامعہ ہذا کے اساتذہ کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن میں کورنگی ٹاؤن کے مدارس جامعہ حمادیہ قاسمیہ، مدرسہ تجوید القرآن، جامعہ رحمۃ اللعالمین، دارالعلوم مہران ٹاؤن، جامعہ رحمانیہ شاخ بنوری ٹاؤن، جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن اور جامعہ اشرف العلوم کے ۱۳ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا حبیب الامین استاذ شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی محمد رمضان استاذِ حدیث جامعہ تعلیم القرآن والسنہ منظور کالونی اور مولانا تاج الدین استاذِ حدیث جامعہ فیض الاسلام شاہ فیصل نبھا رہے تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا پروفیسر حبیب النبی، مولانا راشد منہاس، قاری فیض الرحمٰن، مولانا حفظ الرحمٰن، مولانا رشید احمد اعظمی، مولانا صدیق احمد، مولانا مفتی بلال احمد نقشبندی،

مولانا قاری بلال احمد، مولانا سلام اللہ اور مولانا ولی اللہ عتیق سمیت علاقے بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شامل تھے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ ہذا مولانا مفتی عبدالحق عثمانی تھے۔ مسابقے میں مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد حسان بن قاری حق نواز نے پہلی، درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد احمد بن نور محمد نے دوسری، جبکہ جامعہ انوار العلوم سے درجہ خامسہ کے خبیب ساجد بن مفتی ساجد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام ترانتظامات جامعہ ہذا کے ناظم تعلیمات مفتی ساجد محمود، قاری احسان اللہ اور مولانا احمد گل نے اپنے طلبہ کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

جامعہ عمر بن خطاب میں ماڈل ٹاؤن کے مدارس مدرسہ خاتم النبیین، مسجد حنفیہ، جامعہ عثمان بن عفان کے ۷ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ حضرت مولانا محمد انور مدظلہ اور مسؤل ضلع کورنگی مولانا عادل غنی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا اقبال استاذِ حدیث مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ اور مولانا حبیب اللہ خلیفہ مفتی حسن مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ مسابقے میں جامعہ عمر بن خطاب سے درجہ خامسہ کے طالب علم ولید عبداللہ بن ظہیر احمد نے پہلی، درجہ رابعہ سے گل محمد بن بشیر احمد نے دوسری، جبکہ مدرسہ خاتم النبیین درجہ سابعہ سے خالد محمود نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے میزبان جامعہ ہذا کے مہتمم حضرت مولانا اشرف مدظلہ تھے، دیگر مہمانان گرامی میں مولانا جنید احمد، مولانا الیاس، مولانا محمد علی اور مولانا عبداللہ سمیت علاقے بھر کے ائمہ و دیگر مقتدر حلقوں کے احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کے تمام ترانتظامات ماڈل ٹاؤن کے نگران مولانا تنویر کے ساتھ جامعہ کے طلبہ و اساتذہ نے سرانجام دیے۔

جامعہ ابراہیم الاسلامیہ ملک سوسائٹی میں گلشن اقبال ٹاؤن کے مدارس مدرسہ عارف العلوم، جامعہ اشرف المدارس، دارالعلوم گلشن، جامعہ افضل العلوم، جامعہ دار الخیر، جامعہ احسن العلوم، جامعہ دارالسلام اور دارالعلوم رشیدیہ کے ۱۵ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ انوارالصحابہ مولانا محمد طاہر مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی محمودالحسن امام و خطیب جامع مسجد عثمان اور مولانا بلال رشید مدرس جامعہ دارالسلام نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالمغیث نے سرانجام دیے۔ مسابقے میں دارالعلوم رشیدیہ سعدی ٹاؤن سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد جاوید بن نواب علی نے پہلی، خانقاہِ شہید اسلام سے درجہ سادسہ کے طالبعلم محمد عمیر بن انعام الرحمن نے دوسری، جبکہ مدرسہ عارف العلوم سے درجہ خامسہ کے محمد عبدالقادر بن عبدالحلیم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبدالحمید، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا عبدالحفیظ، مولانا محمد سجاد سمیت علاقے بھر سے دیگر علماء اور اساتذہ شامل تھے۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلشن اقبال ٹاؤن کے نگران مولانا عبدالسمیع رحیمی اور مولانا محمد فاروق ناظم جامعہ ہذا نے اپنے رفقاء کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ حمادیہ میں شاہ فیصل ٹاؤن کے مدارس جامعہ دارِعبداللہ بن مسعود، جامعہ حمادیہ، جامعہ فیض الاسلام، جامعہ فاروقیہ، جامعہ صدیقیہ، جامعہ علی کے ۱۷ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مہتمم جامعہ صدیقیہ شاہ فیصل کالونی مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مدرس جامعہ رحمانیہ بلال کالونی مولانا نظار احمد اور مدرس جامعہ یوسفیہ مولانا محمد ایوب نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینیئر کارکن مولانا محمد اشفاق یونس اور مولانا بلال فرید نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا قاسم عبداللہ مہتمم جامعہ حمادیہ تھے۔ مسابقے میں جامعہ حمادیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم فریداللہ بن عبدالمالک نے پہلی، جامعہ فاروقیہ سے درجہ دورہِ حدیث کے محمد بن غلام نبی نے دوسری، جبکہ جامعہ صدیقیہ سے درجہ ثانیہ کے فداء الرحمٰن بن قاری اشرف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا زکریا، مولانا سید یاسر عبداللہ، مولانا عثمان رفیق، قاری طارق اور مولانا احمد سمیت علاقے بھر کے علماء اور عوام الناس بھی شامل تھے۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات شاہ فیصل ٹاؤن کے نگران مولانا احسن نسیم نے اپنے رفقا کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ رحیمیہ نزد الجنت پمپ میں ملیر ٹاؤن کے مدارس مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ عربیہ اسلامیہ شاخ بنوری ٹاؤن، جامعہ تدریس القرآن بنوریہ، جامعہ معہد عثمان بن عفان، جامعہ رحیمیہ ہڈی ملز، مدرسہ عائشہ یار محمد گوٹھ، جامعہ محمد بن قاسم گرین سٹی، اور جامعہ محمودیہ السید سینٹر کے ۲۱ طلبہ نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی سمیع الحق استاذِ حدیث جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ اور مولانا فضل القیوم امام و خطیب جامع مسجد الیاس نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض نگران عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت ملیر ٹاؤن مولانا محمد عبدالوہاب پشاوری اور مولانا لائق شاہ نے ادا کیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا گل رحیم تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا احسن راجہ، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا اجمل شاہ شیرازی، مولانا مختار احمد، مولانا فضل الرحمٰن اور قاری ضیاء الرحمٰن سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شامل تھے۔ مسابقے میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے درجہ رابعہ کے طالب علم میر احمد نواز بگٹی بن گہرام خان نے پہلی، جامعہ رحیمیہ سے ذاکر اللہ بن فرحان درجہ ثانیہ نے دوسری، جبکہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے محمد طیب بن محمد یاسین درجہ سابعہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مہمان خصوصی شاخ بنوری ٹاؤن کے استاذ حضرت مولانا قاضی منیب الرحمٰن اور مسؤل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ تھے۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ملیر ٹاؤن کے نگران مولانا تنویر احمد نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ میں ابراہیم حیدری ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ، جامعہ ابی ہریرہ، جامعہ ماں خدیجۃ الکبریٰ اور جامعہ نور القرآن کے ۱۰ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامع مسجد طیبہ کے امام و خطیب مولانا محمد احسن راجہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر کے اساتذہ مولانا ارشد اقبال اور مولانا عبید الرحمٰن نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض مولانا فقیر محمد نظیم اور محمد بلال محسود نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا غلام اللہ خان تھے۔ نتائج کے مطابق جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ سے درجہ سادسہ کے محمد بلال بن محمد گلزار نے پہلی، درجہ رابعہ کے طالب علم مطیع اللہ بن نیک زادہ نے دوسری، جبکہ جامعہ تحفیظ القرآن سے درجہ رابعہ کے حبیب اللہ بن خورشید نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ابراہیم حیدری ٹاؤن کے نگران مولانا فقیر نظیم نے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ باب الرحمت گلشن حدید فیز ٹو میں گڈاپ ٹاؤن کے مدارس جامعہ بیت السلام لنک روڈ، جامعہ باب الرحمت گلشن حدید، جامعہ بیت العتیق گلشن معظم، جامعہ انور گڈاپ اور مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم بحریہ ٹاؤن کے ۱۳ طلبہ نے شرکت کی۔ یہاں مہمان خصوصی جامعہ علیؓ اسٹار گیٹ کے مہتمم مولانا منظور یوسف تھے۔ منصفین مولانا سید محمود استاذِ حدیث جامعہ عمر خطاب ماڈل کالونی اور مولانا حبیب الرحمٰن مدرس جامعہ ابن عباس بھینس کالونی تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا جنید رحیم، مولانا محمد سرفراز، مولانا محمد عطی اللہ، مولانا محمد اورنگزیب، محترم شمشاد خان، محترم راؤ ذوالفقار علی خان اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شامل تھے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینیئر کارکن اور گڈاپ ٹاؤن کے نگران مولانا محمد جنید اسحاق نے سرانجام دیے۔ جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ خامسہ کے نورالدین بن عبدالرحمٰن نے پہلی، جامعہ باب الرحمت سے درجہ سادسہ کے طالب علم ذاکر اللہ بن سلیم عمران نے دوسری، جبکہ دورہ حدیث کے محمد ارسلان بن قاری منظور حسین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گڈاپ ٹاؤن کے نگران مولانا محمد جنید اسحاق اور ناظم جامعہ ہذا مولانا عبید اللہ نے اپنے رفقاء کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ خلفائے راشدین میں ماڑی پور ٹاؤن کے مدارس مدرسہ ام جمیل، مدرسہ خیر العلوم، مدرسہ عشرہ مبشرہ، مدرسہ شمس العلوم، مدرسہ ہاشمیہ، مدرسہ احسانیہ، مدرسہ مظہر العلوم، جامعہ فاروقیہ فیز ٹو، جامعہ خلفائے راشدین اور جامعۃ الصالحین کے ۱۴ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامعہ ہذا کے مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض امام و خطیب جامع مسجد اقصیٰ، سرپرست حلقہ کھڈہ مارکیٹ حضرت مولانا مفتی عبدالمتین اور مولانا مفتی صفی اللہ امام و خطیب جامع مسجد حمیدہ انجام دے رہے تھے۔ نقابت کے فرائض جامعہ ہذا کے طلبہ اور مسؤل ضلع کیاڑی مولانا محمد عبداللہ چغرزئی نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد الیاس الرحمٰن ادارہ ہذا کے ناظم تعلیمات تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا مفتی جمیل اور مولانا عارف سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے دیگر علماء کرام پروگرام میں شامل تھے۔ مسابقے میں مدرسہ ام جمیل سے درجہ متوسطہ کے محمد خباب بن محمد عارف نے پہلی، مدرسہ خیر العلوم سے درجہ سابعہ کے طالب علم عبدالرحمٰن بن مغل باز خان نے دوسری، جبکہ جامعہ فاروقیہ فیز ٹو سے درجہ سابعہ کے محمد زاہد بن فرین خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مدرس جامعہ ہذا مولانا محمد اعجاز نے اپنے طلبہ کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ منبع العلوم میں منگھوپیر ٹاؤن کے مدارس جامعہ معہد تعلیم القرآن جنجال گوٹھ، جامعہ عربیہ سیف العلوم، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم منگھو

پیر، دارالعلوم امیر حمزہ، دارالعلوم قاسمیہ اللہ والی، مدرسہ بیت العلوم اسلامیہ، جامعہ مدنیہ سرجانی، مدرسہ مدینۃ العلوم الاسلامیہ حسن مری، مدرسہ اسلامیہ باب العلم، مدرسہ دارالسلام ونگی گوٹھ، جامعہ نورالہدیٰ، جامعہ ابوسعید خدری، جامعہ صدیقہ گلشن معمار، مدرسہ اسلامیہ تعلیم الدین، مدرسہ نورالاسلام تیسر ٹاؤن، جامعہ دارالعلوم قاسمیہ اور جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم کے ۲۱ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامعہ ہذا کے مہتمم و رئیس حضرت مولانا نصیب مینگل مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ فاروقیہ فیز ٹو کے استاذِ حدیث مولانا عبداللطیف طالقانی اور مولانا مفتی فیض الحق شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ بلدیہ ٹاؤن نے سر انجام دیے۔ نقابت کے فرائض امام وخطیب جامع مسجد گلشن اقبال مولانا محبوب الحسن نے سر انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ ہذا کے ناظم مولانا محمد جان عالم تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی نصراللہ، مولانا قاری محمد یونس اور مولانا محمد ابراہیم سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے دیگر علماء کرام شامل تھے۔ نتائج کے مطابق جامعہ بیت العلوم الاسلامیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم خیر بخش بن محمد حسن نے پہلی، جامعہ صدیقیہ گلشن معمار سے درجہ دورہ حدیث کے طالب علم محمد شعیب بن مشال خان نے دوسری، جبکہ جامعہ اسلامیہ منبع العلوم سے درجہ خامسہ کے طالب علم عبدالرحیم بن علی محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات منگھوپیر ٹاؤن کے نگران قاری محمد ظفر اقبال نے جامعہ کے اساتذہ کرام کی معاونت سے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ نعمان بن ثابت حنفیہ مسجد میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس جامعہ حقانیہ، جامعہ ربانیہ، مدرسہ باب العلوم ، جامعہ زکریا طیبہ مسجد، جامعہ مرکز العلوم البدر مسجد، مدرسہ انوار القرآن غازی گوٹھ، جامعہ حنفیہ، جامعہ عبداللہ بن مسعود، جامعہ ربانیہ، جامعہ فرقانیہ، جامعہ احیاء العلوم، جامعہ دارالعلوم صادق آباد اور جامعہ صدیقیہ بنارس کے ۱۳ طلبہ نے شرکت کی۔ یہاں مہمان خصوصی مہتمم جامعہ نعمان بن ثابت مفتی محمد آصف اور مسؤل عالمی مجلس ضلع غربی مولانا محمد شعیب کمال تھے۔ منصفین کی ذمہ داریاں مولانا عبدالسمیع مہتمم جامعہ دارالعلم اور مولانا عظمت اللہ مدرس مدرسہ تحفیظ القرآن گول مارکیٹ نے سر انجام دیں۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عثمان، محترم اقبال، مولانا سعید انور، مولانا محمد سجاد، مولانا عبداللہ،

دکھی انسانیت کے نام

میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الٰہی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں 3 ایوارڈ اور ایک تعریفی سند حاصل کر چکا ہوں مرکزی سرپرست متحدہ حکما محاذ پاکستان ہوں ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے (خصوصی نوٹ:) 1: مشورہ فیس مبلغ 500 روپے 2: معائینہ فیس مبلغ 1000 روپے

3: مبلغ چھ صد روپے بھیج کر میری کتاب نظریہ مفرد اعضاء منگوا کر علاج بالغذا۔ علاج بالدوا پر عمل کریں انشاء اللہ شفا ہوگی

4: ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	ضعف بصر	مونہہ سے بدبو	تپ دق	بھوک بند ہونا	بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	موٹاپا	سانس پھولنا	بے اولادی	خاموش جنون	اماس	عدم انتشار	ہیموفیلیا
نسیان	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	السر	گیس	سلسل البول	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	دبلا پن	تریاق نشہ	اسقاط	اعضا کا سُن ہونا	استسقاء	پس سیل	کمی جراثیم
مرگی	کیرا	لکنت	کولسٹرول	دائمی قبض	یورک ایسڈ	بول بستری	گینٹھیا	الرجی	بال گرنا	اٹھرا	اولادِ نرینہ	فالج	اعصابی کمزوری	بریسٹ کینسر	ایزوسپرمیا
رعشہ	ناک کی ہڈی کا بڑھنا	گلہڑ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	بواسیر	عرق النساء	برص	بال سفید ہونا	ہسٹریا	سوکڑا	بلڈ پریشر	جسمانی کمزوری	لیوکیمیا	عنانت
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	دمہ	دل کے وال بند ہونا	اپنڈکس	شوگر	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	کمی خون	ٹیوبز کا بند ہونا	تلخ جنون	ہیپاٹائٹس	بچی لاغری کوتاہی	تھیلاسیمیا	سدا جوانی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی
0321-7545119
0345-7545119
ہر قسم کی رقم پہلے بھیجیں مس کال نہیں کال کیجئے
یو بی ایل کمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد ضلع قصور

مولانا مشتاق احمد شیرازی، مولانا جمشید، مولانا عمر، مولانا احتشام اور مولانا احسان الرحمٰن سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شریک تھے۔ نقابت کے فرائض مولانا نعیم اللہ شاکر اور مولانا سید عبیدالرحمٰن نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا ڈاکٹر قاسم محمود تھے۔ مسابقے میں مدرسہ انوارالقرآن غازی گوٹھ سے درجہ ثانیہ کے طالب علم حزب اللہ بن شیر خان نے پہلی، مدرسہ دارالعلوم صادق آباد سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد حمزہ بن اکرم نے دوسری، جبکہ جامعہ نعمان بن ثابت سے درجہ ثالثہ کے طالب علم سلیمان بن سید سردار حسین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات اورنگی ٹاؤن کے نگران مولانا محمد وسیم اور مولانا عثمان شاکر نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعۃ الصفہ سعید آباد میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس جامعہ عمر مکہ مسجد، مدرسہ اسلامیہ علوم القرآن، مدرسہ اسلامیہ بدر العلوم، جامعہ عربیہ، جامعہ ندوۃ، جامعہ صدیق اکبر، جامعہ صفہ، جامعہ تعلیم القرآن، جامعہ حقانیہ بلال مسجد اور مدرسہ انوارالعلوم کے ۱۵ طلبہ نے شرکت کی۔ جب کہ مہمان خصوصی ناظم تعلیمات فاروقیہ فیز ٹو مفتی عمر فاروق تھے۔ منصفین کے فرائض مہتمم فاطمۃ الزہرا پروفیسر عبدالودو، مولانا مفتی خلیل اللہ امام وخطیب محمود مسجد اور مولانا عنایت اللہ نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض جامعہ ہذا کے طالب علم اسامہ بلاد نے سرانجام دیے۔ علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ ہذا کے مہتمم حضرت مولانا قاری حق نواز مدظلہ تھے۔ مسابقے میں جامعہ تعلیم القرآن سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد کامران بن عمر خان نے پہلی، جامعہ تعلیم القرآن سے درجہ رابعہ کے سہیل احمد بن محمد اسحاق نے دوسری، جبکہ جامعہ صفہ سے درجہ دورہ حدیث کے طالب علم محمد اسحاق بن مروت خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ٹاؤن کے نگران مولانا سعید الرحمٰن نے جامعہ ہذا کے طلبہ و اساتذہ کے ہمراہ انجام دیے۔

مدرسہ عربیہ فرقانیہ جیل چورنگی میں جناح ٹاؤن کے مدارس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، معہد الخلیل الاسلامی، جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ، جامعہ اسلامیہ طیبہ، جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن، جامعہ عثمانیہ بہادر آباد، جامعۃ السعید، جامعہ عربیہ عباسیہ، جامعہ درویشیہ، جامعۃ الشیخ یحییٰ مدنی، جامعہ محاسن العلوم، جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ مکہ مسجد اور مدرسہ عربیہ فرقانیہ کے ۱۸ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا محمد زیب مدظلہ اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ تھے۔ منصفین کے فرائض اساتذہ مدرسہ دولت القرآن گارڈن مفتی اظفر اقبال اور مولانا مسعود الرحمٰن نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا زاہد اللہ، مولانا سلمان عطاء، مولانا حماد، مولانا جنید سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد طلحہ کرنالوی نے انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مہتمم مدرسہ ہذا مولانا قاری محمد عطاء اللہ مدظلہ تھے۔ نتائج کے مطابق جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالمعید بن عبدالسمیع رحیمی نے پہلی، جامعۃ السعید سے درجہ ثانیہ کے عبیداللہ بن الطاف حسین نے دوسری، جبکہ جامعہ عربیہ عباسیہ شہزادہ مسجد سے درجہ سابعہ کے محمد عمر بن محمد اسلم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات جناح ٹاؤن کے نگران مولانا مفتی محمد بلال نقشبندی اور مدرسہ ہذا کے طلبہ نے سرانجام دیے۔

جامعہ اسلامیہ خلیلیہ لاسی گوٹھ میں سہراب گوٹھ ٹاؤن کے مدارس مدرسہ باب الرحمت، جامعہ دارالعلوم صدیقیہ، جامعہ شاہ اسماعیل، مدرسہ معراج العلوم، جامعہ صدیقیہ نور خان گوٹھ، جامعہ اسلامیہ خلیلیہ اور ادارہ معارف القرآن کے ۱۱ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مبلغ کراچی مولانا عبدالحی مطمئن اور مسؤل ضلع شرقی مولانا محمد رضوان قاسمی تھے منصفین کے فرائض مفتی محمد دانش اور مولانا اورنگزیب نے سرانجام دیے، جبکہ نقابت کی ذمہ داری سہراب گوٹھ کے نگران مولانا شاکر اللہ خیسوری نبھارہے تھے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ ہذا پیر طریقت حضرت مولانا مفتی عبدالغفور مدظلہ تھے۔ ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ سے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد لقمان بن محمد اقبال نے پہلی، جامعہ اسلامیہ خلیلیہ سے درجہ سادسہ کے طالب علم مسعودالرحمٰن بن محمد غیاث نے دوسری، جبکہ ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد ہارون بن بابر سے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ٹاؤن نگران مولانا صالح اللہ نے جامعہ ہذا کے اساتذہ وطلبہ سمیت اپنے کارکنوں کے ہمراہ سرانجام دیے۔

(جاری ہے)

”صُوَرٌ مِنْ حَیَاۃِ الصَّحَابَۃ“

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے: اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

یہ کون شخص ہے جس نے غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہؓ ابن عبدالمطلب کو شہید کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک کو زخمی کر دیا تھا؟ پھر جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کر کے مسلمانوں کے دلوں پر خنک مرہم رکھا تھا؟ یہ ہیں حضرت وحشی ابن حرب حبشی رضی اللہ عنہ، جن کی کنیت ابودسمہ ہے۔

حضرت وحشیؓ کی داستان بڑی ہی سنگ دلانہ، غم انگیز اور خوں چکاں داستان ہے۔ آیئے، ہم اس داستان کو انہیں کی زبانی سنیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:

”میں قریش کے ایک سردار جبیر بن مطعم کا غلام تھا۔ جبیر کا چچا طعیمہ ابن عدی جنگ بدر میں حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ جبیر کو اپنے چچا کے قتل ہونے کا بے انتہا صدمہ تھا اور اس نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی تھی کہ اپنے چچا کے انتقام میں ان کے قاتل کو ضرور قتل کروں گا اور اس کے لئے وہ کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھا اور اس کے لئے اسے زیادہ عرصے تک انتظار نہیں کرنا پڑا، کیونکہ قریش نے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فیصلہ کن ضرب لگانے اور مقتولین بدر کا انتقام لینے کے لئے بہت جلد اُحد کی طرف کوچ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے فوجی دستوں کو منظم کرنے، اپنے حلیفوں کو جمع کرنے اور سامانِ جنگ کی فراہمی کے بعد اس فوج کی قیادت ابوسفیان ابن حرب کے سپرد کردی اور ابوسفیان نے ان عورتوں کی ایک ٹولی کو بھی فوج کے ساتھ شامل کر لیا جن کے باپ، بیٹے، بھائی یا دوسرے قریبی اعزہ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے تاکہ وہ فوج کو جوش دلائیں اور اس کے لئے فرار کی راہیں مسدود کردیں۔ ابوسفیان کی بیوی، ہند بنت عتبہ ان عورتوں میں سب سے پیش پیش تھی کیونکہ اس کا باپ، چچا اور بھائی تینوں جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔ جب فوج کی روانگی کا وقت قریب آیا تو جبیر بن مطعم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

”ابودسمہ! کیا تم اپنے آپ کو غلامی کی زنجیر سے آزاد کرانا چاہتے ہو؟

”کیوں نہیں، لیکن میرے لئے اس کا ذمہ کون لے گا؟“ میں نے پوچھا۔

”میں تمہارے لئے اس کا ذمہ لیتا ہوں۔“ اس نے جواب دیا۔

”وہ کس طرح؟“ میں نے پھر سوال کیا۔

”اگر تم میرے چچا طعیمہ ابن عدی کے بدلے میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چچا حمزہ ابن عبدالمطلب کو قتل کردو، تو تم آزاد ہو۔“ اس نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

”اور اس وعدے کی تکمیل کا ضامن کون ہوگا؟“ میں نے مزید اطمینان چاہا۔

”جس کو تم چاہو، میں تمام لوگوں کو اس پر گواہ بنا سکتا ہوں۔“ اس نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

”میں یہ کام کر سکتا ہوں، میں یہ کام ضرور کروں گا۔“ میں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

حضرت وحشیؓ اپنی کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں:

میں ایک حبشی شخص ہوں اور حربہ پھینکنے میں اتنا ماہر ہوں کہ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا۔ میں اپنا حربہ لے کر فوج کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ میں فوج کے پچھلے حصے میں عورتوں کے قریب چل رہا تھا، کیونکہ لڑائی سے مجھے کوئی دلچسپی یا رغبت نہیں تھی۔ جب بھی میرا گزر ہند بنت عتبہ کی طرف یا اس کا گزر میری طرف سے ہوتا اور وہ سورج کی روشنی میں چمکتے ہوئے حربے کو میرے ہاتھ میں دیکھتی تو کہتی: ''ابو دسمہ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اس کے چچا کو قتل کرکے ہمارے دلوں میں بھڑکتے ہوئے غیظ وغضب کے شعلوں کو ٹھنڈا کردے۔''

اُحد پہنچ کر جب دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہوئی اور گھمسان کا رَن پڑنے لگا تو میں حمزہ ابن عبدالمطلب کی تلاش میں نکلا۔ میں ان کو پہلے سے جانتا تھا اور یوں بھی ان کی شخصیت ایسی نہیں تھی کہ کسی پر مخفی رہتی، کیونکہ شجاعانِ عرب کے دستور کے مطابق امتیازی نشان کے طور پر وہ اپنے سر پر شتر مرغ کے پروں سے بنی ہوئی کلغی لگاتے تھے۔ تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ وہ رجز پڑھتے، اپنی تلوار سے مخالفین کے پرخچے اڑاتے مضبوط خاکستری اونٹ کی طرح بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کی ہیبت اور قوت کا یہ حال تھا کہ کسی کے اندر نہ اتنی ہمت تھی کہ ان کا سامنا کرتا نہ کسی میں یہ طاقت تھی کہ ان کے بالمقابل ثابت قدم رہتا۔ میں ایک درخت یا چٹان کی اوٹ میں بیٹھا ان کے اوپر وار کرنے کی تیاری کررہا تھا اور ان کے قریب آنے کا منتظر تھا۔ اتنے میں قریش کا ایک مشہور سوار سباع بن عبدالعزّیٰ آگے بڑھا اور اس نے حمزہ کو للکارتے ہوئے کہا: ''حمزہ! ہمت ہو تو میرے سامنے آؤ'' اور حمزہ یہ کہتے ہوئے اس کے مقابلے کے لئے تیار ہوگئے۔

''ادھر آ مشرکہ کے بچے، ادھر میری طرف آ'' اور چشم زدن میں ان کی شمشیر خارا شگاف کی ایک کاری ضرب نے اس کے ٹکڑے اڑا دیئے اور وہ زمین پر گر کے ان کے سامنے اپنے خون میں تڑپنے لگا۔ میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا۔ گھات سے باہر نکلا اور ایک مناسب جگہ پر کھڑے ہوکر اپنے حربے کو ہاتھ میں لیا، اسے تھوڑی سی حرکت دی اور صحیح نشانہ لے کر ان کی طرف پھینک دیا، جو ان کی ناف کے نیچے لگا اور دونوں پیروں کے درمیان سے پار ہوگیا۔ زخم کھا کر وہ میری جانب بڑھے، بڑی مشکل سے دو قدم چلے لیکن زخم کی تاب نہ لا کر گر پڑے۔ حربہ ابھی ان کے جسم میں تھا۔ میں نے ان کو یوں ہی چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ جب مجھ کو ان کی موت کا یقین ہوگیا تو ان کے قریب گیا اور حربہ کو ان کے جسم سے نکال کر واپس جا کر خیمے میں بیٹھ گیا، کیونکہ میں اپنی آزادی کی قیمت چکانے کے لئے حمزہ کو قتل کرچکا تھا۔ اس کے علاوہ اور کسی چیز سے مجھے کوئی سروکار نہیں تھا۔

پھر جب معرکہ کارزار پوری طرح گرم ہوگیا اور طرفین کی طرف سے حملوں میں کافی تیزی آگئی تو تھوڑی دیر بعد جنگ کا پانسہ پلٹ گیا، مسلمانوں کی کشتی جنگ کے گرداب میں پھنس گئی اور ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اس وقت ہند بنت عتبہ اور اس کے ساتھ کی دوسری قریشی عورتوں نے مسلمان مقتولین کی لاشوں پر پہنچ کر ان کا مثلہ کرنا شروع کردیا۔ انہوں نے ان کے پیٹ چاک کرڈالے، آنکھیں نکال لیں اور ناک کان کاٹ لئے۔ پھر ان کاٹے ہوئے اعضاء کو پروکر ان سے ہار اور بالیاں بنائیں اور انہیں اپنے گلوں اور کانوں کی زینت بنالیا اور اپنے سونے کے زیورات نکال کر یہ کہتے ہوئے میرے حوال کردیئے کہ:

''ابو دسمہ! اب یہ تمہارے ہیں، ان کو حفاظت سے رکھنا، یہ نہایت قیمتی ہیں۔'' جنگ ختم ہوجانے کے بعد میں فوج کے ساتھ مکہ واپس لوٹ آیا اور جبیر ابن مطعم نے اپنا وعدہ نبھاتے ہوئے مجھے آزاد کردیا۔

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دین دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا اور ان کے متبعین کی تعداد میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ اور جوں جوں ان کا معاملہ مستحکم اور مضبوط ہورہا تھا، میری گھبراہٹ اور پریشانی بڑھتی جارہی تھی اور حالات کا دائرہ میرے گرد تنگ ہوتا جارہا تھا، میں انہی پریشان کن حالات میں گھرا رہا، یہاں تک کہ وہ وقت بھی آگیا جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے لشکر جرار کے ساتھ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوگئے۔ اس وقت میں پناہ کی تلاش میں طائف کی طرف بھاگ گیا، لیکن طائف والے بھی زیادہ دیر تک ان کا مقابلہ نہیں کرسکے، انہوں نے جلد ہی ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنی اطاعت اور دین اسلام میں اپنے دخول کا اعلان کرنے کے لئے ایک وفد محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں بھیج دیا۔ اس وقت میرے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے اور میری ندامت اور پشیمانی اپنی انتہا کو پہنچ گئی، اب زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ ہوچکی تھی اور نجات کے تمام راستے میرے سامنے مسدود ہوکر رہ گئے تھے۔ میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ اب

میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں شام، یمن یا کسی اور ملک میں چلا جاؤں۔ میں اسی اُدھیڑ بُن میں مبتلا تھا کہ میرے ایک بہی خواہ نے ترس کھاتے ہوئے مجھ سے کہا:

’’وحشی! خدائے تعالیٰ تمہارے حال پر رحم کرے۔ خدا کی قسم، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے جوان کا دین قبول کر کے کلمۂ توحید و رسالت کا اقرار کر لیتا ہے۔‘‘

اس کی یہ بات سنتے ہی میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملنے کے ارادے سے یثرب کی طرف چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر میں نے ان کا پتہ کیا۔ جب معلوم ہوا کہ وہ اس وقت مسجد میں ہیں تو میں چپکے سے مسجد میں داخل ہوا اور احتیاط سے چلتا ہوا ان کے سر پر جا پہنچا اور بلند آواز سے پکار اٹھا:

’’اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ‘‘ شہادتین کے الفاظ سن کر انہوں نے اپنی نگاہیں میری طرف اٹھائیں اور مجھے پہچاننے کے بعد نظریں پھیرتے ہوئے کہا:

’’کیا تم وحشی ہو؟‘‘

’’جی ہاں! اے اللہ کے رسول!‘‘ میں نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

’’اچھا، بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ تم نے حمزہ کو کس طرح قتل کیا تھا۔‘‘ انہوں نے میری طرف دیکھے بغیر کہا۔ حکم پا کر میں وہیں بیٹھ گیا اور شروع سے آخر تک حمزہ کے قتل کا واقعہ بیان کر دیا۔ جب میں اپنی بات پوری کر چکا تو انہوں نے میری طرف سے اپنا چہرہ پھیرتے ہوئے کہا:

’’وحشی! اللہ تمہارا بھلا کرے، اپنا چہرہ مجھ سے پوشیدہ رکھنا۔ آج کے بعد سے میں تم کو دیکھنا نہیں چاہتا۔‘‘

اور اس روز سے میں اس بات کی پوری احتیاط کرنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میری اوپر نہ پڑ سکے۔ چنانچہ جہاں تمام صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیٹھتے تھے، میں اپنی نشست ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے رکھتا تھا۔ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان رہے، میں اسی طریقے پر کاربند رہا۔‘‘

حضرت وحشیؓ اپنے سلسلۂ بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں: ’’میں یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اسلام تمام سابقہ گناہوں پر خط معافی کھینچ دیتا ہے، مگر اس کے باوجود جس ناپسندیدہ فعل کا میں مرتکب ہو چکا تھا اور جس زبردست مصیبت سے میں اسلام اور اہلِ اسلام کو دوچار کر چکا تھا، اس کی قباحت کا شدید احساس مجھے شب و روز بے چین رکھتا اور میں ہر وقت کسی ایسے مناسب موقع کی تلاش میں رہتا، جس سے فائدہ اٹھا کر اپنی اس غلطی کی تلافی کر سکوں جس کا صدور مجھ سے ماضی میں ہو چکا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب مسلمانوں کی خلافت کی باگ ڈور آپ کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی اور دوسرے مرتدین کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے حامیوں نے بھی ارتداد کی راہ اختیار کی اور خلیفۂ رسول نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کرنے اور اس کے قبیلہ بنوحنیفہ کو خدا کے دین کی طرف واپس لانے کے لئے ایک فوج تیار کی تو میں نے اپنے دل میں کہا: ’’وحشی! خدا کی قسم یہ تمہارے لئے تلافیٔ مافات کا بہترین موقع ہے، اس سے فائدہ اٹھاؤ کہیں ایسا نہ ہو کر یہ سنہرا موقع تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور تم کف افسوس ملتے رہ جاؤ۔‘‘

میں نے اپنا وہی حربہ جس سے سید الشہداء حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا، ساتھ لیا اور لشکر مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اس وقت میں نے یہ بات اپنے دل میں ٹھان لی تھی کہ یا تو اسی حربے سے مسیلمہ کذاب کو قتل کر دوں گا یا شہادت کی دولت سے سرفراز ہو جاؤں گا۔ چنانچہ جب مسلمان مجاہدین مسیلمہ کذاب اور اس کے لشکر کا تعاقب کرتے ہوئے حدیقۃ الموت میں داخل ہو گئے اور وہاں دشمنانِ خدا سے فیصلہ کن اور گھمسان کی جنگ لڑنے لگے تو میں مسیلمہ کی تاک میں لگ گیا۔ آخر میری نظر اس پر جا پڑی، میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھ میں تلوار لئے ایک جگہ کھڑا ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بالکل میری ہی طرح ایک انصاری نوجوان بھی اس کی گھات میں لگا ہوا ہے۔ ہم دونوں ہی اس کو قتل کرنا چاہتے تھے۔

میں نے ایک مناسب جگہ پر کھڑے ہو کر اس کو اپنی زد میں لیا اور اپنے حربے کو ہلا کر اس کی جانب پھینک دیا، جو ٹھیک نشانے پر جا کر لگا۔ ٹھیک اسی لمحے میں جب میں نے اپنا حربہ مسیلمہ کی طرف اچھالا تھا، اس انصاری نوجوان نے بھی اس کے اوپر چھلانگ لگائی تھی اور تول کر تلوار کا ایک بھرپور ہاتھ مارا تھا۔ اب یہ بات خدائے تعالیٰ ہی کے علم میں ہے کہ ہم دونوں میں سے کس نے اس کو قتل کیا۔ اگر اس کا قاتل میں ہوں تو پھر میں اس بات پر فخر کر سکتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہترین انسان کو قتل کرنے کے بعد سب سے بدترین شخص کو قتل کر کے میں نے اس کی تلافی کر دی ہے۔‘‘ ☆☆

اتحاد و اتفاق کی اہمیت وضرورت

مولانا سیف الرحمٰن بن عبداللہ، جامعہ بنوری ٹاؤن

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین حق اسلام کی تعلیمات لے کر تشریف لائے، جن لوگوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا وہ امت مسلمہ کے افراد بن گئے، اور یہی اسلامی برادری کا مفہوم اور اس کی حقیقت ہے۔ جب انسان امت مسلمہ کا فرد بن جاتا ہے تو اس پر امت مسلمہ کے بارے میں مخصوص قسم کے حقوق عائد ہوجاتے ہیں۔ ان حقوق میں سے بنیادی حق اور امت مسلمہ کی ایک اہم خصوصیت امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق ہے۔ جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے خوبصورت اور حقیقی انداز میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''مثل المؤمنين في توادهم و تراحمهم و تعاطفهم، مثل الجسد، إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى۔'' (مسلم:۲۵۸۶)

ترجمہ: آپ مومنوں کو آپس میں رحم کرنے، محبت رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایسا پائیں گے جیسا کہ ایک بدن ہو، جب اس کے کسی عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورے جسم کے سارے اعضاء بے خوابی، بے تابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم معاشرے کی حقیقت بڑے عمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے، مل جل کر رہنے اور اکٹھے زندگی گزارنے کا نام معاشرہ ہے، اسلامی تعلیمات کے آنے سے پہلے بھی لوگ مل جل کر رہتے تھے۔ زمین کے مختلف حصوں میں لوگ مختلف طریقوں سے زندگی گزارا کرتے تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو مسلم معاشرہ کی ایسی خصوصیات عطا فرمائیں کہ جن سے انسان کو محض اپنے زندہ رہنے کے لیے ہی نہیں بلکہ اپنی زندگی کے ساتھ ساتھ دوسروں کی زندگی میں مکمل طور پر شریک ہونے کی تعلیم ملتی ہے۔

زمانہ جاہلیت میں انسان تہذیب و اخلاق سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انتہائی پستیوں میں گرے ہوئے تھے، اسلام کا ان پر احسانِ عظیم ہے کہ ایک مختصر عرصہ میں وہی لوگ تہذیب وتمدن کے بلند پایہ معیار پر نظر آنے لگے اور ان کا معاشرہ دنیا بھر کے لیے عملی نمونہ بن گیا، وہ مسلمان جس نئے ملک میں قدم رکھتے وہاں کے لوگ ان کی معاشرتی عملی زندگی سے اس قدر متاثر ہوتے کہ اسلام قبول کرلیتے۔

امت مسلمہ کے اسی اتحاد و اتفاق کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمدہ انداز میں یوں بیان فرمایا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''المؤمن للمؤمن كالبنيان، يشد بعضه بعضا وشبك بين أصابعه۔'' (بخاری:۲۴۴۶)

ترجمہ: ''یعنی ایک مسلمان کا تعلق دوسرے مسلمان کے ساتھ ایک مضبوط عمارت جیسا ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے، پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر کے دکھایا۔''

معلوم ہوا کہ جس طرح ایک ایک اینٹ جوڑ کر عمارت بنائی جاتی ہے اسی طرح ایک ایک فرد مل کر معاشرہ بنتا ہے اور جس طرح ہر اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے اور عمارت بلند اور مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے اسی طرح پورے اسلامی معاشرے میں ہر فرد کو وہی کردار ادا کرنا چاہیے جو ایک مضبوط عمارت کی ہر اینٹ اس عمارت کے استحکام اور اس کی بقا کے لیے اپنا فرض ادا کرتی ہے۔

اور یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ عمارت کی تعمیر میں بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ کئی کئی ماہ اور بعض مرتبہ کئی سال لگ جاتے ہیں لیکن

عمارت گرتے وقت چند لمحے صرف ہوتے ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ امت مسلمہ پر جب کبھی کٹھن مرحلے آئے، مشکل گھڑی آن پڑی، پوری قوم نے مل کر اس کا مقابلہ کیا، اور باہم اتحاد و اتفاق کی بدولت کوئی بھی ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جسارت نہ کرسکا، کیونکہ ان کے سامنے قرآن پاک کی یہ آیت روز روشن کی طرح واضح تھی اور انہوں نے اسی کی روشنی میں آپس میں تعلق کو مضبوط کیا، اور متحد ہوگئے، قرآن پاک نے اہل ایمان کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے:

”وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔“ (آل عمران:۱۰۳)

ترجمہ: ”اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پھوٹ مت ڈالو۔“

خدائے ذوالجلال کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں امت مسلمہ پر یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ ہمارے اندر اتفاق و اتحاد کا پایا جانا کتنا ضروری ہے اور ایسا اتفاق ہو کہ ہم ایک بدن کی طرح ہو جائیں، روئے زمین پر کسی بھی جگہ کسی مسلمان پر ظلم ہو رہا ہو یا اسے مصیبت پہنچ رہی ہو تو ہم مکمل طور پر اس کی مدد کریں اور اس سے مصیبت اور تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اجتماعیت اور اتحاد ایک فولادی قوت وطاقت ہے، عروج وترقی کا سبب ہے اور انتشار و اختلاف ضعف و کمزوری ہے، پسپائی اور زوال کا باعث ہے۔ اگر آپ ذرا سنجیدگی سے غور کریں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ دنیا کا سارا نظام اتحاد کی بدولت قائم ہے۔ کبھی آپ نے سوچا کہ روٹی کا وہ نوالہ جسے اپنے منہ میں ڈالتے ہیں، کبھی محض ایک دانہ تھا، اُسے زمین سے اُگانے میں کسان کی ضرورت پڑی، زمین نے ساتھ دیا، مٹی ہموار ہوئی، آب و ہوا موافق ہوئی، پھر کٹائی، پسائی اور سپلائی کے بعد نوالہ بننے تک جن جن مراحل سے گزرا، یہ اتحاد کا بین ثبوت ہے۔

جانوروں میں کبوتروں کو دیکھئے، جب وہ شکاری کے جال میں پھنستے ہیں تو کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی کہ جال کے بندھن کو توڑ کر نکل جائے لیکن جب سارے کبوتر مل کر زور لگاتے ہیں تو جال سمیت پرواز کر جاتے ہیں، اور شکاری منہ دیکھتا رہ جاتا ہے، تاروں کی دنیا میں غور کرکے دیکھئے کہ اگر وہ منتشر ہوں تو حسین وجمیل کہلانے سے رہیں، لیکن جب وہی متحد ہوتے ہیں تو کہکشاں کہلاتے ہیں، ورنہ اگر یہ بکھرے ہوتے تو انہیں کہکشاں کون کہتا، اسی حقیقت کی ترجمانی علامہ اقبالؒ نے اپنے ان اشعار میں کی ہے۔

ہیں جذب باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں
(بانگِ درا:۱۹۲)

جب دنیا کی ساری چیزوں میں اتحاد و اتفاق کی کارفرمائی پائی جاتی ہے تو حضرت انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کے اندر کیسا اتحاد پایا جانا چاہئے؟ اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ مگر ہم اپنی ذاتی معمولی وحقیر سی منفعت کی خاطر پوری قوم اور ملت کے وقار اور شریعت کا سودا کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ہم بکھرے ہوئے ہیں، ہمارے درمیان کسی قسم کا کوئی ربط اور اتحاد نہیں، ہر کوئی اپنی بولی بول رہا ہے اور اپنے سُر میں گا رہا ہے بلکہ ہر فرد قائد بنا ہوا ہے، کوئی دوسرے کی بات ماننے کو تیار نہیں، کسی کو اپنا قائد وپیشوا ماننے کے لئے تیار نہیں۔ عجیب بات ہے کہ ہم سب کچھ دیکھ رہے ہیں، سمجھ رہے ہیں، محسوس بھی کر رہے ہیں اور اختلافات کو ختم کرنے کی ضرورت بھی محسوس کر رہے ہیں، پھر بھی باہم دست وگریبان ہیں، ایک دوسرے کے خلاف محاذ کھولے ہوئے اور بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کی تکفیر تک کرنے سے گریز نہیں کرتے ہیں، مناظرے ہورہے ہیں، گالم گلوچ ہو رہا ہے، احساس کے باوجود قوم نہ عقیدۂ واحدہ پر جمع ہورہی ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اصول وقوانین کی پاسداری کرتے ہوئے نظر آرہی ہے اور نہ ہی اسلام کی بنیاد پر یکجا ہورہی ہے بلکہ ”کل حزب بما لدیھم فرحون“ (الروم:۳۲) کی زندہ مثال بنے ہوئے ہیں۔

کیا اس پُرآشوب دور میں ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم اسلام کے گرد جمع ہوجاتے اور اپنے ذاتی مفادات کو قربان کرتے ہوئے اسلام اور اس کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑ لیتے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے صریح حکم دیا ہے: ”وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔“

(آلِ عمران:۱۰۳)

ترجمہ: ”سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو، اور پھوٹ کا شکار نہ بنو۔“

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ”ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔“ (الانفال:۴۶)

ترجمہ: ”آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم ناکام ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔“

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپس میں جب بھی کوئی اختلاف پیدا ہو، کسی کی جانب سے جفا ہو، تعلقات منقطع کئے جائیں، رنجش و کدورت رونما

ہو، گلے شکوے ہوں اور حالات ایک دوسرے کو دور کرنے لگیں تو ہم دین کی طرف رجوع کریں، ہم یاد کریں کہ ہم سب ایک جیسی نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں، ایک قبلے کا رخ کرتے ہیں، ایک رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں، ایک رب ذوالجلال کی عبادت کرتے ہیں، ہمارا دین ایک ہے، ہمارا قبلہ ایک ہے، ہماری کتاب ایک ہے، ہمارا رسول ایک ہے، اور ہم سب سنت رسول کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے ہیں، پھر ہم آپس میں کیوں دست و گریباں ہیں، ایک دوسرے کی جڑ کاٹنے کے لئے کیوں غیروں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں؟

آج کے اس پُرفتن دور میں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء، قائدین، دانشور، داعیانِ دین اور مسلک میں اثر و رسوخ رکھنے والی شخصیات آپس میں پہلے اپنے دلوں کو جوڑیں، اپنے اختلافات کو دور کریں، اپنی صف میں اتحاد پیدا کریں، اپنے ذاتی مفادات پر مذہبی مفادات کو مقدم رکھیں، اپنی سیاسی دکانوں سے زیادہ اپنے مذہب و مسلک کی حفاظت کی فکر کریں، آپس میں اتحاد و اتفاق کے بعد قوم و ملت کو الفت و محبت، اتحاد و اتفاق اور دلوں کو جوڑنے کی دعوت دیں۔

ہمارے دلوں میں اپنے مخالفین کے تعلق سے الفت و محبت کے جذبات ہوں اور دین کی خاطر انہیں گلے لگانے کے لئے راضی ہوں، اس کے بغیر ہم ہزار جلسے جلوس کرتے رہیں اور سوشل میڈیا پر اتحاد کی مہم چلاتے رہیں، تحفظ کے نعرے بلند کرتے رہیں، کوئی فائدہ ہونے والا نہیں۔ ہم جب تک اپنے اندر تبدیلی نہیں لائیں گے، دوسروں کے اندر تبدیلی لانے کا عمل یا اس کی کوشش محض ایک خواب ہوگی۔

خرد نے کہہ بھی دیا ''لا الٰہ'' تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
(ضربِ کلیم: ۵۳)

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آج ہم اپنے دشمن کو پہچانیں اور اپنے اتحاد کو اپنے ہاتھوں زمین بوس نہ کریں، ذرا دیکھئے تو سہی، اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنے پیارے انداز میں اہل کتاب کی طرح گروہ در گروہ ہونے سے روکا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ'' (آلِ عمران: ۱۰۵)

ترجمہ: ''کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنھوں نے یہ روش اختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں باہمی اتحاد و اتفاق کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔ ☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، مانگامنڈی

لاہور..... عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر ہمارا ایمان ہی نامکمل ہے، مرزائیوں اور قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوری ہٹایا جائے، پاکستان میں قادیانیت کو فروغ دینے کی تمام سازشیں ناکام بنائیں گے، پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدات تحفظ ہر حال میں جاری رکھیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گورنمنٹ ہائی اسکول کرکٹ گراونڈ مانگامنڈی میں ختم نبوت کانفرنس کی صدارت مجلس لاہور کے امیر شیخ الحدیث مفتی محمد حسن مدظلہ نے کی مجلس کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جے یو آئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، جے یو آئی پنجاب کے امیر مولانا سید محمود میاں، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جے یو پی کے مرکزی رہنما مولانا عبدالشکور رضوی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا بابر فاروق رحیمی، جماعت اسلامی کے رہنما حاجی محمد رمضان، مولانا نور محمد ہزاروی، سید سلمان گیلانی، مولانا شاہنواز فاروقی، مولانا عبدالنعیم، پیر محمد حسن ناصر، مولانا محمد حسین، چوہدری عبدالشکور، میڈیا پرسن رانا محمد حسن، رانا محمد عثمان قصوری، حافظ عمر فاروق، قاری محمود الحسن، مفتی محمد عاطف، مولانا قدرت اللہ عارف، مولانا عبدالعزیز، مولانا سید سردار علی شاہ، مولانا محمد ارشد، مولانا احسان اللہ، مولانا عابد ارشاد، مولانا عبدالواحد، مولانا ابوبکر صدیق، مولانا محمد اقبال، مولانا فضل الرحمٰن، سید عبدالوہاب، مولانا زاہد محمود انجم، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالعزیز فاروقی، مولانا محمد سفیان، مولانا خالد زبیر، پیر مسعود قادری، مفتی عمر فاروق کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے مشترکہ طور پر اعلامیہ جاری کیا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ ملک کے اہم اداروں میں کلیدی عہدوں پر جو قادیانی براجمان ہیں انہیں فوری طور پہ ہٹایا جائے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور اسلام کے نام پر ہی اس کی بقا ہے۔ قیام پاکستان کی منزل نفاذ اسلام ہے اور اس کی راہ میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ مفتی محمد حسن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اہم سرکاری اور ریاستی عہدوں پر مسلمان ہی فائز ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کے حوالے سے آئین اور قانون میں پابندی کے لیے ضروری اقدام کیے جائیں، اہم سرکاری عہدوں اور کی پوسٹوں سے کو ہٹایا جائے۔ (باقی صفحہ 25 پر)

قادیانی کیوں کافر ہیں؟

قادیانیوں کے بارے میں عصری علوم کے ایک طالب علم کا سوال!

پروفیسر محمد محمود علی عباسی

میں ایک مرتبہ کالج میں کلاس لے کر فارغ ہوا تھا کہ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ: سر جی قادیانی کیوں کافر ہیں؟ جب کہ وہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز بھی پڑھتے ہیں اور ان کے کچھ لوگوں کی ظاہری وضع قطع بھی مسلمانوں جیسی ہے؟

میں نے اس کے جواب میں اس طالب علم سے کہا کہ بیٹا! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو نہ دین کا موٹا موٹا علم ہے اور نہ ہی آپ دینی ماحول میں رہے ہیں۔ اگر آپ علماء حقانی، مشائخ عظام اور دینی ماحول میں کچھ نہ کچھ وقت لگاتے رہتے تو یقیناً آپ کو یہ سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑتی اور اہل علم کی صحبت ہی آپ کے لئے کافی وشافی ہوتی اور پھر ان پر بھرپور اعتماد بھی ہوتا یا کم از کم ان حضرات سے پوچھ پوچھ کر دین اسلام کے بارے میں چھوٹے چھوٹے کتابچے ہی پڑھ ڈالتے، اس طرح دین کے بارے میں اچھے بُرے کی تمیز ہو جاتی۔

میں نے اس سے کہا کہ: ’’آپ نے کالج میں داخلہ کیوں لیا؟ اس لئے تاکہ آپ کو ماحول میسر ہو جائے، پھر یہاں مختلف مضامین کے (لیکچرار اور پروفیسر وغیرہ) سے مختلف مضامین فزکس، کیمسٹری اور ریاضی وغیرہ پڑھ اور سمجھ سکیں۔ حالانکہ یہ مضامین کسی حد تک گھر پر بھی پڑھ سکتے تھے، لیکن آپ خوب جانتے ہیں کہ بغیر ماہرین کے آپ ان مضامین کو بھرپور نہیں سمجھ سکتے، پھر اپنے اساتذہ سے پڑھ کر ان پر اعتماد بھی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ مستقل بنیادوں پر لمبا وقت دین اسلام کا علم سیکھنے کے لئے نہیں دے سکتے تو کم از کم چند ساعتیں تو روزانہ علمائے کرام، مشائخ عظام اور دینی ماحول کو دیں تاکہ آپ کو دین کی کچھ نہ کچھ شدھ بدھ تو ہو جائے اور اہلِ علم پر بھی اعتماد بحال ہو جائے اور پھر آپ بھی ان شاء اللہ! دوسروں کو راہِ راست پر لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔

پھر میں نے اس طالب علم کو اسلام کا بنیادی عقیدہ جس سے انحراف کر کے مسلمان، مسلمان نہیں رہتا اور قادیانیوں کے عقائد جس کی بنیاد پر وہ کافر ہو گئے، بتائے۔ ساتھ ہی دو تین کتابیں بھی بتلا دیں کہ وہ کسی بھی اسلامی بک اسٹال سے یہ کتابیں خرید کر پڑھ ڈالیں: (۱) قادیانیوں کا چہرہ مؤلف مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ، (۲) قادیانی مذہب، (۳) قادیانی قول وفعل (یہ دونوں کتابیں پروفیسر الیاس برنیؒ کی لکھی ہوئی ہیں)۔

دوستو! یہ سوال صرف ایک عصری علوم کے طالب علم کا نہیں ہے، ہزاروں بلکہ لاکھوں نوجوانوں کا ہوگا، کیونکہ ہمارا تعلیمی نظام اسلام سے ہٹا کر مادیت پر ڈالتا ہے۔ یہ لارڈ میکالے کے تعلیمی نظام کا چربہ ہے، چنانچہ ۱۸۵۳ء میں یہ متعصب شخص لارڈ مکالے اپنی ایک رپورٹ میں لکھتا ہے کہ:

’’ہمیں اس وقت بس ایک طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہئے جو ہمارے اور ان کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض سرانجام دے سکتا ہو، جن پر ہم اس وقت حکمران ہیں۔ ایک ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو، مگر ذوق، طرزِ فکر اور فہم وفراست کے نکتۂ نظر سے انگریز ہو۔‘‘

یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا یہ معاشرہ اسلام اور اسلامی ماحول سے کوسوں دور ہے اور اسی سبب امت مسلمہ پے در پے آمدہ فتنوں کو سمجھنے سے قاصر ہے، بلکہ بعض لوگ دین سے دوری کی وجہ سے ان فتنوں میں ملوث بھی ہو جاتے ہیں، جن میں ایک فتنہ قادیانی فتنہ بھی ہے، چنانچہ سوچا کہ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہیؒ کی تالیف ’’قادیانی چہرہ‘‘ سے چند نکات اور اہم باتیں نقل کر دی جائیں تاکہ یہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں جائے، وہ اور ان کے ذریعے دوسرے لوگ بھی اس فتنے سے بچ سکیں اور جو لوگ خدانخواستہ قادیانی فتنے میں مبتلا ہو گئے ہیں وہ بھی ان نکات

اور باتوں پر غور کریں اور توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہوجائیں۔

حضرت فخر موجودات خاتم النبیین والمرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے، جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، ان جھوٹوں کو خلفا و امراء، ملوک وسلاطین نے کیفر کردار تک پہنچایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب میری امت میں بڑے بڑے تیس جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے بارے میں دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔''

ہندوستان میں انگریزوں نے اپنے زمانۂ اقتدار میں طرح طرح سے ایسی کوششیں کیں کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کردیا جائے اور مسلمانوں کو اپنا ہم نوا بنایا جائے تاکہ غیر منقسم ہندوستان میں ان کے خبیث قدم جمے رہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک شخص کو نبوت کا دعویدار بنایا، جس نے جہاد کو منسوخ کرنے کا اعلان کردیا اور انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرا۔ یہ شخص مرزا غلام احمد نامی تھا جو قصبہ قادیان ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) کا رہنے والا تھا، اس شخص کو مکر اور دجل وتلبیس (یعنی حق اور باطل کو ملا دینا اور باطل کو حق بنا کر پیش کردینا) وتزویر (یعنی جھوٹ بنانا، جھوٹ بول کر باطل کو فروغ دینا) میں کمال حاصل تھا۔

بہت سے لوگ جنہیں ایمان کی حقیقت اور اس کے لوازم معلوم نہیں، وہ قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ یہ کلمہ گو مسلمان ہیں۔ حالانکہ کلمہ گو کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معبود وحدہ لاشریک ہونے کا سچے دل سے یقین کرے اور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کو دل سے تسلیم کرے اور جو کچھ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے اس کو تسلیم کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عقیدے بتائے ہیں ان پر یقین کرے اور ان کو اپنا عقیدہ بنائے۔ قرآن کی ہر بات کو لفظی، معنوی تحریف کے بغیر دل وجان سے مانے۔ جو شخص ان میں سے کسی بھی چیز کا منکر ہوگا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، خواہ زبان سے کتنی بار کلمہ پڑھے اور مسلمان ہونے کا اظہار کرے۔

یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ فخر عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو کلمہ پڑھتے تھے پھر بھی کافر تھے، جن کو قرآن وحدیث میں منافقین کا لقب دیا گیا ہے۔ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''بعضے لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن پر، حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔''

دیکھو! اس آیت میں ایمان کا اقرار کرنے والوں کو بھی غیر مومن کہا گیا ہے۔ یہ لوگ منافق تھے۔ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے۔ قرآن نے ان کے بارے میں یہ فرمایا کہ: ''وہ مومن نہیں ہیں۔'' اس سے معلوم ہوا کہ ہر کلمہ گو مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح بہت سے لوگ فقہا کی عبارات کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے یوں کہتے ہیں کہ کلمہ گو سب مسلمان ہیں، یا یوں کہتے ہیں کہ اہل قبلہ سب مسلمان ہیں، یہ بات ان لوگوں کی سخت غلطی ہے اور جہالت پر مبنی ہے۔ ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر کے تکملہ میں تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''جاننا ضروری ہے کہ حضرات اہل سنت نے یہ جو فرمایا ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہو، یہ اس وقت ہے جب اس اہل قبلہ سے کوئی چیز کفر کی علامت میں ظاہر نہ ہو اور ایسی چیز صادر نہ ہو جس سے اس پر کفر عائد ہوتا ہے۔''

اب آجایئے قادیانیوں کی طرف اور غور فرمایئے کہ یہ لوگ قرآن کی آیت:

ترجمہ: ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔'' (الاحزاب:۴۰)

کو نہیں مانتے۔ ان کو یہ منظور نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ورسالت ختم ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے وہ راضی ہی نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ پھر سورۂ صف کی آیت میں تحریف کردی اور اس کی ایک آیت کا مصداق غلام احمد قادیانی کو بنادیا۔ اس صریح کفر کے ہوتے ہوئے کلمہ گو ہونے کے دعویٰ کی بنیاد پر ان کو مسلمان سمجھنا سراسر کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مرزا کی بکواس سنو گے تو حیران رہ جاؤ گے، وہ کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں رسول کی بات قبول کرتا ہوں، غلطی کرتا ہوں اور صواب کو بھی پہنچتا ہوں میں رسول کو محیط ہوں۔''

قادیانی مؤلف یار محمد اپنی کتاب ''اسلامی قربانی'' میں لکھتا ہے کہ:

”مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔“

(اسلامی قربانی، ص:۳۴)

”ساری مخلوق پر افضلیت کا دعویٰ کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ مجھے وہ کچھ دیا گیا ہے جو جہانوں میں کسی کو نہیں دیا۔“ (ضمیمہ حقیقت الوحی، ص:۸۷)

”اور سرور عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی فوقیت اور فضلیت ظاہر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ہزار معجزات تھے، لیکن میرے معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔“

مرزا کی ان باتوں اور عقیدوں کو دیکھو، کیا ان عقائد کے ہوتے ہوئے کوئی بھی شخص مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا قادیانی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کلمات لکھے ہیں، ان سے بھی مرزا پر کفر عائد ہوتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی بتاتے ہوئے لکھتا ہے کہ یورپ کے لوگوں کو شراب سے جو ضرر پہنچا، اس کا سبب یہ ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) مرض کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے شراب پیتے تھے۔

(حاشیہ کشتی نوح، ص:۱۲۰، طبع ربوہ)

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ السلام جن کو قرآن مجید میں مسیح ابن مریم بھی فرمایا گیا ہے، جب کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ تجویز کیا اور کہا کہ انہوں نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا۔

(ازالہ اوہام، ص:۱۲۵)

نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائے پاک کا بیٹا بنا کر مشرک ہوئے اور مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا بنا کر کفر صریح اختیار کیا۔ اول تو مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ تجویز کر کے قرآن مجید کی تکذیب کی اور پھر ان کی وفات کا اعلان کیا، ان کی قبر کشمیر میں بتادی اور یہ ظاہر کیا کہ جس مسیح کے آنے کا مسلمانوں کو انتظار ہے، وہ میں ہوں۔

پہلے تو اس نے اپنے آپ کو مثل مسیح بتایا پھر عین مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا پھر ظلی اور بروزی نبوت کا دعویٰ کر دیا پھر اصلی نبوت کا مدعی ہوگیا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا اعلان کر دیا پھر فخر الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا۔

جب حضرات علمائے کرام نے مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کا کفر ظاہر کیا اور امت مسلمہ کو بتایا کہ یہ لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تو قادیانیوں نے بھولے بھالے بے علم اور کم علم لوگوں کو سمجھایا کہ مولوی کا تو کام ہی یہ ہے کہ مسلمانوں کو کافر بتایا کریں۔ بہت سے فرقے اس میں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اسی طرح یہ لوگ ہمیں بھی کافر کہنے لگے ہیں، اور جو لوگ قرآن و حدیث کو نہیں سمجھتے اور نہیں جانتے ان کو یہ سمجھاتے ہیں کہ ہمارا مسلمانوں سے ایسا ہی اختلاف ہے، جیسے آپس میں حنفیہ اور شافعیہ اختلاف رکھتے ہیں۔

چونکہ مکر وفریب ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے، اور ان کے دین کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے، اس لئے جھوٹ اور فریب سے ذرا بھی پرہیز نہیں کرتے۔ حنفیہ، شافعیہ کا اختلاف ایمان اور کفر کا اختلاف نہیں ہے، عقائد میں چاروں اماموں کے مقلدین متفق ہیں، مسائل میں فروعی اختلاف ہے، جس کی وجہ سے کفر عائد نہیں ہوتا اور اس لئے وہ آپس میں ایک دوسرے کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

خود قادیانی سارے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، اس کی تصریح مرزا قادیانی کے کلام میں موجود ہے۔ (آئینہ صداقت، ص:۳۵)

جب مسلمان ان کے نزدیک کافر ہیں تو یہ فروعی اختلاف کیسے ہوا؟ یہ تو دو جماعتیں نہ ہوئیں بلکہ دو امتیں ہوئیں۔ ایک امت سچے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی اور دوسری امت نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا قادیانی کی ہوئی، یہ فقہ حنفیہ، شافعیہ جیسا اختلاف ہرگز نہیں بلکہ کفر اور ایمان کا اختلاف ہے۔

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزا قادیانی کے ماننے والی دونوں جماعتوں (قادیانی اور لاہوری) کو کافر قرار دے دیا۔ اس میں تمام سیاسی اور غیر سیاسی جماعتوں کے ارکان، مسلمانوں کے تمام فرقوں کے علماء ومشائخ اور تمام وزراء، وکلاء، وجسٹس وغیرہ شریک تھے، پھر چند سال بعد حکومت پاکستان نے قادیانیوں کے بارے میں آرڈی نینس جاری کیا کہ قادیانی کوئی بھی اسلامی اصطلاحی لفظ اپنے لئے استعمال نہ کریں، تب بھی قادیانی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور کیپ ٹاؤن کی ایک عورت جو یہودی تھی اور وہاں جج تھی سے اپنے مسلمان ہونے کا فیصلہ

کرالیا۔ گویا علمائے اسلام، ماہرین قرآن و حدیث کا تمہیں کافر کہنا تو تمہارے نزدیک معتبر نہیں اور ایک یہودی عورت کا تمہیں مسلمان کہہ دینا تمہارے نزدیک معتبر ہے۔ یہ عجیب تماشا ہے اور زندیقوں کی ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں۔

پاکستان کی قومی اسمبلی کے اعلان کے بعد اب قادیانیوں کا یہ بہانہ بھی ختم ہوگیا کہ مولوی کی عادت ہی کافر کہنے کی ہے۔

قادیانیوں کے مکروفریب کے جال میں وہ لوگ پھنس جاتے ہیں جو قرآن وحدیث کا علم نہیں رکھتے اور اہلِ علم سے دور رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی جماعت کے لوگ ایسے ہی لوگوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں، جنہوں نے انگریزی پڑھ لی ہو اور جنہیں قرآن و حدیث کی تصریحات سے واقفیت نہ ہو اور علمائے حق کی صحبت نہ پائی ہو، کیونکہ ان کو دھوکا دینا آسان ہوتا ہے اور چونکہ افریقا کے بہت سے علاقوں میں صرف نام کے ہی مسلمان ہیں، جو علوم قرآن وحدیث سے نا آشنا ہیں، اس لئے پاکستانی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو کافر قرار دیئے جانے کے بعد اب انہوں نے افریقا کے علاقوں میں اپنی کوششیں تیز کردی ہیں۔ یہ لوگ دجل وفریب میں بھی ماہر ہوتے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً مسلمانوں کے سامنے اپنے آپ کو بحیثیت ایک جماعت کے ظاہر کرتے ہیں، جس کا نام احمدیہ رکھا ہوا ہے، پھر مالی خدمات کرتے رہتے ہیں اور دینی واسلامی باتیں سناتے ہیں اور یہ باتیں نئے آدمی کو ان کے قریب کرتی ہیں۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ پروروں کے بارے میں فرمادیا تھا کہ یہ لوگ ہماری ہی جیسی باتیں کریں گے، جو اہل شقاوت ہیں وہ ان کی باتوں میں آجاتے ہیں، قادیانی چونکہ اسلامی باتیں سنا کر ہی لوگوں کو اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہیں، اس لئے یہودیوں اور نصاریٰ کو اپنے دین کی دعوت نہیں دیتے، کیونکہ وہ اسلام کے عنوان سے متاثر نہیں ہوتے۔ نیز قادیانیوں کا مقصد مسلمانوں ہی کو کافر بنانا ہے۔ ہندو وغیرہ تو پہلے ہی سے کافر ہیں۔ وہ بھی کافر، خود بھی کافر تو ان پر محنت کرنا عبث ہے۔ جیسے جیسے کوئی شخص ان سے قریب ہوتا جاتا ہے، آہستہ آہستہ اسے مانوس کرتے رہتے ہیں اور کفریہ جراثیم اس کے ذہن میں پہنچاتے رہتے ہیں بالآخر اس کے دل سے ایمان کھرچ دیتے ہیں اور اپنی ہی طرح کا کافر و زندیق اور دجال بنا لیتے ہیں۔ اللہ پوری امت کے حفاظت فرمائے۔

اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ ہمیں خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور دشمنان اسلام کی جماعتوں کو شکست دے اور ان کی تدبیروں کو پارہ پارہ کرے۔ (آمین)۔☆☆

بقیہ:.... ختم نبوت کانفرنس، مانگامنڈی

تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں اپنی ترجیحات اور پالیسیاں بناتے وقت اسلام اور پاکستان کو مقدم رکھیں اور قادیانی نواز افراد سے دور رہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے، آئے روز قادیانی تائب ہوکر مسلمان ہورہے ہیں۔ جو قادیانی مسلمان بن کر دھوکہ دے رہے ہیں، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ عالمی اداروں کے دباؤ یا کسی اور وجہ سے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی آئینی اور قانونی شقوں کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کوئی بھی شخص ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر مسلمان نہیں ہوسکتا ہے۔ مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ ہمارے اکابر نے تحفظ ختم نبوت کے لیے بڑی قربانیاں دی ہیں اور ان کی قربانیوں کی وجہ سے فتنۂ قادیانیت بے نقاب ہوا ہے۔ ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کیں اور ہر مسلمان تحفظ ختم نبوت میں اپنا سب کچھ قربان کرنا اپنا ایمانی فرض سمجھتا ہے۔ مقررین نے ختم نبوت کی آئینی ترمیم کرنے والی اسمبلی کے ارکان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بڑی جدوجہد کے بعد اس فتنے کا آئینی اور قانونی طور پر راستہ روکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مفتی محمودؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمدؒ، چوہدری ظہور الٰہیؒ، ذوالفقار علی بھٹوؒ، یحییٰ بختیارؒ اور دیگر اکابرین کی کوشش اور قربانی کو سلام پیش کرتے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ ختم نبوت کے معاملے پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوسکتا ہے۔ کانفرنس میں مختلف قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ ہم سب کو اپنے ملک سے محبت کے عہد کی تجدید کرنا ہوگی، اس لئے کہ ملک ہے تو ہم سب ہیں، اگر خدانخواستہ ملک غیر مستحکم ہوا یا اسے کچھ ہوگیا تو محفوظ کوئی بھی نہیں رہے گا۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ آج کا یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ یہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور اسلام کے نام ہی سے اس کی بقا ہے، لہٰذا قیام پاکستان کی منزل نفاذ اسلام کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے، تبھی یہ ملک امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت، جس کے تحفظ کرنے کا پاکستان کو سرکاری سطح پر اعزاز حاصل ہے، اس عقیدے کی سلامتی اور اس کے خلاف تحریکات مثلاً قادیانی فتنے کے خلاف عہد و جہد جاری رہنی چاہیے۔ پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسلامی ملک کے سرکاری و ریاستی عہدوں اور کلیدی مناصب پر مسلمان ہی فائز ہوسکتے ہیں، لہٰذا قادیانیوں کا داخلہ تمام کلیدی عہدوں پر بند کیا جائے اور جس عہدے پر جو قادیانی فائز ہے، اسے برطرف کیا جائے۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ مستونگ اور ہنگو میں ہونے والے واقعات ملکی سلامتی کے لئے خطرناک ہیں، ہم ان کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

فتنۂ قادیانیت.....عقائد ونظریات

چھٹی اور آخری قسط

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

قادیانیوں کے سیاسی کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ اقبال لکھتے ہیں:

’’یہ بات بھی اتنی ہی درست ہے کہ قادیانی بھی ہندی مسلمانوں کی سیاسی بیداری پر پریشان ہورہے ہیں کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندی مسلمانوں کے سیاسی وقار میں اضافہ ان کے اس ارادے کو کہ وہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہندوستانی نبی کی امت تراش لیں، یقیناً ناکام بنادے گا۔‘‘

شاید علامہ اقبال ہی تھے جنہوں نے پہلی بار اس مسئلے کا آئینی حل تجویز کیا۔ ایک استعماری قوت کی حاکمیت کے ان دنوں میں اس مسئلے کا اس سے بہتر کوئی حل ممکن نہ تھا۔ علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:

’’ہندوستان کے حکمرانوں کے لئے بہترین طریق کار میرے خیال میں یہ ہے کہ وہ قادیانیوں کو ایک علیحدہ قوم قرار دے دیں۔ یہ بات خود قادیانیوں کے اپنے طریق کار کے عین مطابق ہوگی اور ہندوستانی مسلمان ان کو ویسی ہی برداشت کرلیں گے جیسا کہ وہ باقی مذہبوں کے پیروؤں کو برداشت کرتے ہیں۔‘‘

علامہ اقبالؒ کا تجویز کردہ حل جلد ہی ہندی مسلمانوں کا ایک مشترکہ مطالبہ بن گیا، لیکن اس کا امکان نہ تھا کہ برطانوی حکومت اسے قبول کرلے، کیونکہ قادیانیت کی تحریک خود بانیٔ تحریک کے الفاظ میں: ’’حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا تھی۔‘‘

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے عوام اور حکومت نے قادیانیوں کے حق میں بڑی رواداری کا ثبوت دیا۔ انہیں پاکستان آنے اور قادیان سے اپنا مرکز ربوہ منتقل کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ان کے ممتاز رہنما سرظفر اللہ کو

قادیانیت کی تحریک خود بانیٔ تحریک کے الفاظ میں: ’’حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا تھی‘‘

وزارتی منصب عطا کیا گیا، لیکن اس مشفقانہ اور کھلے دل کے رویے کے باوجود جو حکومت اور عوام کی طرف سے روا رکھا گیا، قادیانیوں نے اپنی معاندِ اسلام سرگرمیوں سے اجتناب نہ کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو کافر کہنے کا عمل جاری رکھا۔ یہاں تک کہ سرظفر اللہ نے بابائے قوم کی نمازِ جنازہ میں بھی شرکت نہ کی، کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اس کے غلط عقائد کے مطابق قائداعظم مسلمان نہ تھے۔

قیام پاکستان کے بعد چند ہی سال کے دوران جب قادیانیوں نے مسلمانوں کو جارحانہ انداز میں تبدیلیٔ مذہب پر مائل کرنے کی کوششیں شروع کیں تو ان کے خلاف ایک ہمہ گیر تحریک شروع ہوگئی، جس نے بدقسمتی سے تشدد کا راستہ اختیار کرلیا اور بالآخر ۱۹۵۳ء میں صوبۂ پنجاب میں مارشل لا کے نفاذ پر منتج ہوا۔ اگرچہ تحریک کو مارشل لا کے نفاذ سے دبا دیا گیا، لیکن مسئلہ حل نہ ہوسکا۔ اس مسئلہ نے پاکستان کے سیاسی وجود میں نفرت اور فرقہ واریت کا زہر گھولنا شروع کردیا۔ اس اثنا میں قادیانیوں نے بیرون ملک وفود بھیجنے شروع کردیئے، جہاں انہوں نے اپنے لئے تبلیغی مراکز قائم کرنے شروع کردیئے۔ انہوں نے اس قسم کے تبلیغی مراکز افریقا، یورپ اور شمالی وجنوبی امریکا کے ملکوں میں قائم کئے لیکن چونکہ عددی اعتبار سے کہیں بھی وہ نمایاں قوت نہیں تھے، جبکہ پاکستان میں ان کی تعداد قابل لحاظ تھی اور وہ یہاں مضبوط اور اچھی طرح قدم جمائے ہوئے تھے، اس لئے دوسرے ملکوں میں ان کے ساتھ آسانی سے نمٹ لیا گیا اور افغانستان، ترکی، مصر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور دیگر مسلم ممالک میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔

بالآخر ۱۹۷۴ء پاکستان نے بھی وہی راستہ اختیار کیا اور ایک عوامی تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم

کے ذریعے قادیانیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق (۳) کا اضافہ کیا گیا۔ اس نئی شق کی عبارت درج ذیل ہے:

’’(۳) کوئی شخص جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی ایسے مدعی نبوت کو نبی تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے۔‘‘

قومی اسمبلی نے ضابطۂ فوجداری پاکستان میں بھی ترمیم کی اور اس ضابطہ کی دفعہ ۲۹۵ الف کی تشریح میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا:

تشریح: کوئی مسلمان حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ختم نبوت کے تصور کے خلاف جیسا کہ آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) میں اس کا تعین کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا۔

قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے یہ سفارش بھی کی کہ متعلقہ قوانین میں آئینی ترمیم سے پیدا ہونے والی قانونی اور ضابطے کی تبدیلیوں کے لئے ترامیم کردی جائیں۔

بلاشبہ یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جس نے اصولی طور پر اس ایک سو سال کے پرانے مسئلہ کو حل کردیا لیکن آئینی ترمیم سے پیدا ہونے والی قانونی اور ضابطے کی تبدیلیوں کے لئے اب تک ترامیم نہ کی گئی تھیں۔ اس سے قادیانیوں کے لئے گنجائش پیدا ہوگئی تھی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو ایسے انداز میں جاری رکھ سکیں جو آئینی ترمیم کی روح کے بالکل منافی تھا۔ اس نے آئینی ترمیم کے نتائج کو بالکل صفر کے برابر کردیا۔

۱۹۸۴ء میں صدر مملکت ضیاء الحق نے ایک آرڈی نینس نافذ کیا تاکہ قانون میں مناسب تبدیلی لائی جائے۔ جس سے قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور دیگر احمدیوں کو معاندِ اسلام سرگرمیوں میں مشغول ہونے سے روکا جائے۔ یہ آرڈی نینس مندرجہ ذیل قانونی وسائل مہیا کرتا ہے۔

ایکٹ XLV مجریہ ۱۸۶۰ء میں دفعہ ۲۹۸بی اور ۲۹۸ج کا اضافہ:

۲۹۸ الف:.... ایسے القابات، تعریفات اور خطابات وغیرہ کا غلط استعمال جو بعض مقدس ہستیوں اور مقامات کے لئے مخصوص ہیں۔

(۱) قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت کے۔

الف:... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو بذریعہ اشارت یا بطور مخاطبت ’’امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی، یارضی اللہ عنہ‘‘ کہے۔

ب:... کسی فرد کی طرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ محترمہ کے سوا اشارت یا اسے مخاطب کرتے ہوئے ’’ام المومنین‘‘ کہے۔

ج:... کسی فرد کو ماسوائے اہل بیت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بذریعہ اشارت یا مخاطبت ’’اہل بیت‘‘ کہے۔

د:... اپنی جائے عبادت کو بذریعہ اشارت یا نام دے کر ’’مسجد‘‘ کہے۔ کسی ایک طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جو تین سال تک کے لئے ہوسکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔

(۲) کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں) سے تعلق رکھنے والا ہو اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت اپنے مذہب کی عبادت کے لئے بلانے کے طریقے کو اذان کہے یا مسلمانوں کے انداز میں اذان کہے کسی طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہوگا، جس کی میعاد تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ سزائے جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔

۲۹۸ ج:... قادیانی گروہ کا کوئی فرد جو خود کو مسلمان کہتا ہو یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا اشاعت کرتا ہو:

کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں) سے تعلق رکھتا ہوا گر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کہے یا بطور اسلام اس کا حوالہ دے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا اشاعت کرے یا دوسروں کو بذریعہ الفاظ تقریری یا تحریری یا مرئی علامات سے کسی بھی اور طریقے سے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرے، دونوں میں سے کسی ایک طرح کی سزائے قید کا مستوجب ہوگا، جس کی میعاد تین سال تک ہوسکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

☆☆ .... ☆☆

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی — تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

42 ویں سالانہ عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

دو روزہ

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بمقام: مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ: 26 27 اکتوبر 2023 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

زیر صدارت
پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ
مرکزی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیر نگرانی
پیر طریقت صاحبزادہ مخدوم العلماء
حضرت مولانا ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیر سرپرستی
جانشین حضرت بنوری استاذ العلماء
حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدۂ ختم نبوت
- عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- اتحادِ امت محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ جیسے اہم موضوعات پر
- ظہور امام مہدی علیہ الرضوان

علماء کرام مشائخ عظام قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200